

قطعاتِ نعت

الْحَجَّارِ شَيْخِ مُحَمَّدٍ

قطعاتِ نعت

بزرگوارِ شیر محمد

قطعاتِ نعت

(شاعر کا آٹھواں مجموعہ نعت)

شاعر

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ ”نعت“ لاہور

صدر آیوانِ نعت رجسٹرڈ لاہور

جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن رجسٹرڈ لاہور

شیم اختر کوثر پریس

مدنی گراؤنگس

پروف خوالی
کمپیوٹر کمپوزنگ

(۵) حسن چیمبر۔ ایک روڈ۔ عقب مزار

قطب الدین ایک۔ لاہور (فون ۷۳۵۲۹۸۹)

نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

راجا اختر محمود

طباعت

نگرانِ طباعت

مینجر ماہنامہ ”نعت“ لاہور

خلیفہ عبد المجید۔ بک بائینڈنگ ہاؤس۔

بائینڈر

۳۸۔ اردو بازار لاہور

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ

اشاعتِ اول

ساتھ روپے

ہدیہ

ناشر

نعت کدہ

اظہر منزل۔ نبوشاہی مار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۳۵۰۰

(فون: 7463684)

حضورِ اکرم ﷺ کی کنیز

حضرت برکہ (اُمّ ایمن) رضی اللہ عنہا

کے نام

جو سرکارِ ﷺ کی منہ بولی ماں تھیں

حمد و نعت

دل کی وادی میں جی ہے محفلِ حمدِ خدا
بس گیا ہے آنکھ میں آقا (ﷺ) کی یادوں کا جمل
جاری و ساری حرمِ فکر میں ہے ہر گھڑی
ذکرِ خالق، ذکرِ محبوبِ خدا (ﷺ) ذوالجلال

جب خدا فرمائے اپنے آپ کو ربِّ کریم
تو یہ ارشادِ کلامِ پاک ہے حمدِ خدا
جب کریم، آقا (ﷺ) کو فرمائے ذوالجلال
کون ہے وہ، نعت اس کو جو نہ مانے گا بھلا

کام لوگوں کے ہیں جتنے، جس قدر افعال ہیں
ہے خدا بھی اُن سے واقف اور رسولُ اللہ (ﷺ) بھی
حمد ہے اُس جا، جہاں پر ہے خدا کی یہ صفت
اور جہاں اُن کا حوالہ ہے، وہ ہے نعتِ نبی (ﷺ)

فہرست

۵۳-۵۱	اکرم سرکارِ ابد قرار ﷺ	۶-۵	حمد و نعت
۵۸-۵۴	اختیاراتِ حبیبِ غفار ﷺ	۱۱-۷	ثنائے سرکارِ ﷺ
۶۲-۵۹	مدینۃ النبی ﷺ کا ذکر	۱۷-۱۲	نعتِ النبی الخیر ﷺ
۶۵-۶۳	مدینۃِ کریمہ سے دوری	۲۰-۱۸	آدابِ نعتِ رسول ﷺ
۷۳-۶۶	شہرِ رحمت کی تمنا	۲۹-۲۱	مدحِ سرکارِ ﷺ بہ اسلوبِ کردگار
۷۸-۷۴	شہرِ نور میں حاضری	۳۲-۳۰	محبتِ رسولِ کریم ﷺ
۸۲-۷۹	شہرِ سرکارِ ﷺ سے واپسی	۳۶-۳۵	تکریمِ محبوبِ کبریا ﷺ
۹۱-۸۳	دروودِ سلام	۳۸-۳۷	یادِ سرورِ کائنات ﷺ
۹۳-۹۲	اسوہ سرکارِ ﷺ	۴۰-۳۹	سرِ پائے پیبرِ ﷺ
۹۵-۹۳	سیرتِ سیدِ ابراہیم ﷺ	۴۳-۴۱	حفظِ ناموسِ نبی ﷺ
۹۸-۹۶	سنتِ رسولِ انام ﷺ	۴۵-۴۴	عیدِ میلادِ سرکارِ ﷺ
۱۰۳-۹۹	تعلیماتِ حضورِ ﷺ	۴۸-۴۶	معراجِ النبی ﷺ
۱۰۸-۱۰۴	بعض واقعاتِ سیرت	۵۰-۴۹	ختمِ نبوت
	ترتیبِ یافتگانِ رسولِ پاک ﷺ	۱۱۰-۱۰۹	

خالق و ربّ عوالم ہے خدائے عزّ و جل
رحمت اللعالمیں ہیں کون؟ خالق کے نبی (ﷺ)
سب عوالم کی ربوبیت ہے حمد کبریا
نعت ہے سب کائناتوں کی منظم زندگی

جب صفات خالق و مالک یہ دو لاریب ہیں
حمد کیسے ہو نہ ذکرِ رافت و رحمِ خدا
ہو گئیں دونوں صفات آقا (ﷺ) سے پھر منسوب یہ
سورہ نوبہ میں ہے گویا یہ نعتِ مصطفیٰ (ﷺ)

راز یہ افشا ہوا ماینطق کے قول سے
بات ارشاداتِ محبوبِ خدا (ﷺ) کی ہو کہیں
کبریا کی بات ہوگی یہ بقولِ کبریا
اس طرح نعتِ پیبر (ﷺ) حمد بھی ہے بالیقین

ذکرِ خالق کرنے والوں کے بڑے درجات ہیں
لیکن اپنے ساتھ کرتا ہے خدا ذکرِ نبی (ﷺ)
مطلب اس کا یہ ہوا حمدِ خدا کے ساتھ ساتھ
نعتِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) بھی ہے لازمی



شنائے سرکارِ ﷺ

سوائے ذکرِ نبی (ﷺ) اور ذکرِ ہی کیا ہے
اسی میں اُنکے رُلا شعر پھر کہا نہ کہا
مقامِ سرورِ کونین (ﷺ) کی وضاحت میں
انھیں حبیبِ لبیبِ خدا (ﷺ) کہا خدا نہ کہا

خود بنا کر کس پہ خالق آپ شیدا ہو گیا
ہو گیا خوش وہ تو کس کے خل و خد کو دیکھ کر
عالمِ استعجاب کا طاری ہوا عالم پہ کیوں
گم ہوا حیرت میں سایہ کس کے قد کو دیکھ کر

کہا مرے حضور (ﷺ) نے انا النبی لا کذب
تو حق کہا حضور (ﷺ) نے خدا گواہ! سچ کہا
لگا نہ ایک اہتمام جھوٹ کا حضور (ﷺ) پر
مخالفین تھے اگرچہ آپ (ﷺ) کے ہزارہا

آپ (ﷺ) کی عظمت کا چرچا ہے فرازِ عرش پر
آپ (ﷺ) کا چہرہ جملِ نورِ خالق کی دلیل
آپ (ﷺ) کی اُلفت نہیں جس قلب پر پرتو فغن
اُس کی بخشش کی نہ بن آئے گی پھر کوئی سبیل

روح بن کر دلوں میں اُتری ہے
ایک صاحبِ جمال کی صورت
حُسن و خوبی میں بڑھ کے آقا (ﷺ) سے
کس نے دیکھی کمال کی صورت

سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) مختارِ موجود و عدم
خالق و مخلوق کے ممدوح، مداحِ خدا
آپ احمد (ﷺ) آپ حامد، حمد بھی، حماد بھی
آپ (ﷺ) کی مدحت تشخص آپ کے محمود کا

خیال پہنچا ریاضِ رسول اکرم (ﷺ) تک
تو لایا پھولِ تَلَفُّت کے واں سے چُن چُن کے
جو بامِ عرش پر ڈالی کند پھر اُس نے
تو ہاتھ آئے مُقدس نقوشِ پا اُن (ﷺ) کے

کس لیے اللہ نے افلاک کی تخلیق کی
کیوں ربوبیت کو اپنی، اُس نے ظاہر کر دیا
بھید یہ سارے کھلے ہیں معنی لولاک سے
اُس نے محبوبِ مکرم (ﷺ) کے لیے سب کچھ کیا

ساری تعریفوں کے لائق تو خدا ٹھہرا، مگر
لائقِ توصیف اُس نے کر دیا محبوب (ﷺ) کو
جن کی بے حد کی گئی تعریف و توصیف و ثنا
نام پھر سرکارِ والا (ﷺ) کا ”مُحَمَّدٌ“ کیوں نہ ہو

جو رسول (ﷺ) آئیں گے میرے بعد، عیسیٰ نے کہا
احمد (ﷺ) اُن کا نام ہے، اللہ کے ہیں معتمد
یہ بشارت دی تو خواہش دل میں پیدا ہو گئی
اُمّتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کا بنوں میں مُستند

قَمیع ہے کریم خالق کا
رنگِ مدحت دکھا رہا ہے کوئی
نعت کہتا ہے رب بھی، شاعر بھی
کیسا اعزاز پا رہا ہے کوئی

آندھیوں میں چراغِ عشق جلے
گرچہ سب دشمنانِ پیغمبر (ﷺ)
میرے درپے ہوئے ہیں یوں جیسے
گردبادوں کے ہاتھ میں پھر

دین و دانش بھی عطائے سرورِ کونین (ﷺ) ہے
شہرِ علم آیا تو کسبِ فیض سب نے کر لیا
دین کے بھی علم کے بھی آپ معدن جب ہوئے
کیوں نہ پھر ڈھونڈیں گھر اس میں سے ہم سارے سدا

دل و نگاہ کی پہنائیوں پہ چھائی ہے
رخِ رسول (ﷺ) سے نکلی حسین قوسِ قزح
مری نگاہ پہ تنکویں کے رموز کھلے
افق ہے حرمتِ آقا (ﷺ) تو دین قوسِ قزح

جو سراپا نور ہو اور ہو سراسر معجزہ
رتبہ کیوں معراج کا اس جسم نے پایا نہ ہو
اس پہ استعجاب کیا اس سے ہو انکار کیا
لامکاں تک جسم وہ کیسے گیا آیا نہ ہو

مُعرفِ اعدا بھی ہیں جن کی صداقت کے رشید
دیدہ افلاک نے ایسا ایس دیکھا نہیں
آنکھ بھی جھپکی نہ جن کی دیکھ کر ذاتِ احد
نور ہیں وہ سر بسر اُن کا کوئی سایہ نہیں

بات کرنی ہے تو معراجِ مبارک کی کرو
ذکر اچھا ہے رسولِ پاک (ﷺ) کے میلاد کا
سیرتِ اطہر کی باتیں اُن کی مدحت کا بیاں
ہے یہی حل بھی ہر اک مشکل کا ہر افتاد کا

بہاریں رقص کیوں کرتی ہیں میرے دل کے آنگن میں
نگاہوں میں یہ کیوں مہکا ہوا گلزار ہر سو ہے
ہوا ظاہر مگر آئینہِ ذوقِ لطافت میں
کہ ان میں بھی بسی سرکار کے قدموں کی خوشبو ہے

جو ہیں محبوبِ خدا (ﷺ) مدوح اپنے بھی ہیں وہ
خالق و مخلوق ہیں اک شخصیت کے مدح گر
آئے سو سو بار آئے دوستو روزِ حساب
ہمنویانِ خدائے دو جہاں کو کیا خطر

نعت النبی المختار ﷺ

تعریف جن کی خالق و معبود خود کرے
مدحت میں اُن کی میں جو لکھوں بھی تو کیا لکھوں
خامہ عطا ہو، ہاں، پر جبریلؑ کا مجھے
ہاں، اذن کبریا کا ملے تو ثنا لکھوں

غنیہ شعر جو کھلتا ہے سر شلخ خیال
غنیریں نعت کے ماحول کو کر جاتا ہے
میں کہاں اور کہاں مدحت آقا ﷺ لیکن
فن یہ سرکار ﷺ کے قدموں کے طفیل آتا ہے

توفیق نعت سرور کونین ﷺ ہو نصیب
بس اک یہ التماس مری التماس ہے
مدح رسول ﷺ میں رہیں مصروف روز و شب
پانچوں مرے حواس، مری التماس ہے

قطعات

تیس سال پہلے جو اک حادثہ ہوا
اُس حادثے نے مجھ کو دکھایا ہے خاص موڑ
وہ دن تھا اور آج کا دن، وقف نعت ہوں
غیر رسول پاک ﷺ سے ناتا لیا ہے توڑ

قلم اٹھایا جو تقلید کبریا میں کبھی
زمین نعت بنی آسمان معنی کا
اک ایک مصرع مفاہیم کا بنا قاموس
اک ایک حرف تھا گویا جہان معنی کا

دولت مدح نبی ﷺ مجھ کو میسر ہو گئی
جان کھو سکتا ہوں، اس ثروت کو کھو سکتا نہیں
یہ وہ دولت ہے کہ جس سے حشر کے دن ایک پل
آتش دوزخ کا کھٹکا مجھ کو ہو سکتا نہیں

ذکر آقا ﷺ میں ہم رہے مشغول
کی سخن گوئی اک قرینے سے
ایسے ہر آدمی سے ہے پر خاش
جو محبت سے اُن کا نام نہ لے

قطع نعت

دل کی دھڑکن جب کوئی اُسلوب کر لے اختیار
چشمِ گریہ سے سخن کہنے کا جب امکان ہو
جب نبی (ﷺ) کی چاہتوں میں دل پر افشانی کرے
تب کہیں جا کر مدحِ سرورِ ذی شان (ﷺ) ہو

سانس گھٹتا ہے فصاحت اور بلاغت کا یہاں
رنگ اڑتا ہے اشارات اور تشبیہات کا
شاعروں کے ہوش پڑاں ہیں، زبانیں گنگ ہیں
کس طرح سے ذکر ہو پھر فخرِ موجودات (ﷺ) کا

”مرحبا“ کا لفظ جو کتنا ہے سامع بر ملا
ہوک اُٹھتی ہے جو اِعتاقِ قلوبِ زار سے
تارِ جذباتِ عقیدت کے جو پاتے ہیں زبان
تو فقط مضربِ نعتِ سیدِ ابرار (ﷺ) سے

عظمت ملی قلم کو تو شَرَت ملی مجھے
مدحت سے اور حضور (ﷺ) کے ذکرِ جمیل سے
یہ راستہ ہے منزلِ رفعت کا راستہ
ملتی ہے سرفرازی اسی اک سبیل سے

قطع نعت

گلِ نشان و عطرِ بیز و عنبر افشاں ہو گیا
وہ قلم جو نغمہٴ نعتِ نبی (ﷺ) گانے لگا
مدح میں اُس کی ہوئے نغمہٴ سرا حور و ملک
وہ زباں جس پر نبی (ﷺ) کا نام جاری ہو گیا

زباں شستہ، بیاں سحر آفریں، تسلیم ہے مجھ کو
یہ مانا، نعتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) آپ کہتے ہیں
چلو، ادنیٰ سہی، ہوں تو انھی کا مدح خواں میں بھی
مرے دل پر بھی اُن کے نام کی ہے چھاپ، کہتے ہیں

بوسے اُس نطقِ مقدس کے، لیے جبریلؑ نے
جس پہ نعتِ مصطفیٰ صَلَّی عَلَیْہِ جَارِی ہوئی
جس زباں پر ہو نہ ذکرِ رحمتِ للعالمین (ﷺ)
وہ زباں دراصل ہے تقدیر کی ماری ہوئی

کیسے ہو گی ایسے لوگوں سے ثنائے مصطفیٰ (ﷺ)
کس طرح جانیں گے وہ بد بخت رُتبے آپ (ﷺ) کے
جب مشیت کی طرف سے از رہِ انصاف و عدل
گوش و دل پر، اور نظر پر قفل اُن کی، پڑ گئے

میں بے ہنر ہوں، مگر اُن کی نعت کہنے کو تلاشِ حرمت معنی و لفظ کرتا ہوں فلک کی رفعتیں ہوتی ہیں گردِ پا مجھ کو میں لطف و کیف کی دنیا میں جا اُترتا ہوں

درکار مجھ کو اور کچھ اس کے سوا نہیں خواہش جو تھی وہ پوری ہوئی میری حبذا نعتِ نبی (ﷺ) کے واسطے مجھ کو ملا رشید خامہ وہ جس سے اور کبھی کچھ نہیں لکھا

میرے دل میں کیوں نہ ہو ارضِ مقدس کا خیال کیوں نہ ہو میرے لبوں پر آپ (ﷺ) کی مدح و ثنا کس لیے سمجھوں نہ میں افضلِ عبارت نعت کو میں کہ ابنِ خانہ زادِ کُسنہ ہوں سرکار (ﷺ) کا

شعر	دست	طلب	برمھاتا	ہے
مدح	سرکار	(ﷺ)	میں	اُدھر
پھر	بھی	واللہ	پا	نہیں
اُن	کی	تعریف	پر	ادھر
				قابو

حاضری دیتے ہوئے اُن کے درِ اقدس پر آج تک ایک بھی میں نعت نہ پڑھ پایا ہوں یا خدا! نعت کہلوا کوئی ایسی جس کو اپنے سرکار (ﷺ) کے قدموں میں کھڑا ہو کے پڑھوں

کُتب لکھی ہیں کئی گرچہ اس حوالے سے میں حرفِ نعت نہ تحریر کر سکا اب تک نہ آئے خالقِ کونین! یہ دُعا ہے میری سوائے مدحِ نبی (ﷺ) ایک لفظ بھی لب تک

میرے نصیب میں ہو شفاعتِ برونِ حشر میرا بھی اوج پر ہو مُقدّر خدا کرے صرفِ نظر گناہوں سے کر کے خدا مجھے توفیقِ مدحِ ساقی کوثر (ﷺ) عطا کرے

میں اُن میں سے نہیں جو نعت لکھ کر نعتِ خواں ہو کر محبتِ کیش لوگوں سے کراتے ہیں بڑی خدمت کوئی لالچ، کوئی تحریکِ زر اس میں نہیں حائل کروں گا عُمَر بھر فضلِ خدا سے نعت کی خدمت

آدابِ نعتِ رسول ﷺ

نعتِ رسولِ پاک جو لکھنے کا ذوق ہے
دریا عقیدتوں کے، محبت سے پار کر
قرطاس پر بہار کو سو رنگ سے دکھا
سننے میں خوشبوؤں کے اُجالے اتار کر

کہنے کو جو چلا ہے تو نعتِ نبی ﷺ تو سن
قرآن کا جو بھی حرف ہے، وہ جانِ نعت ہے
جھڑے سمیٹ، وحیِ الہی کی بات کر
حق کا درود ہی فقط شایانِ نعت ہے

چاہتے ہو تم اگر کرنا ثنائے مُصطفیٰ ﷺ
ایسے موضوعات لو، جو کر دیے خالق نے طے
لو، کیے دیتا ہوں یہ مشکل بھی آسانی سے حل
ہر صفت سرکار ﷺ کی قرآن میں مرقوم ہے

گر کوئی پیشِ نظر رکھے شریعت کی حدود
جانتا ہو پھر محبت کے سبھی آداب کو
حدِ جوش و ہوش سے بھی واقفیت ہو اُسے
تب وہ بے شک شاغلِ نعتِ رسولِ پاک ﷺ ہو

جذبہٴ حُبِ نبی ﷺ میں اور علمِ دین میں
ہو توازن درمیاں، جب بھی کہو نعتِ نبی ﷺ
نعت وہ ہے جس کے اک اک حرف سے ہو آشکار
تازگی ایمان میں اور رُوح میں بالیدگی

نعتِ نبی ﷺ جو کہنا ہے اسے شاعر، تمھیں
سمجھو کہ ہے گزرنا تمھیں پُلِ صراط سے
آنکھیں بھی باوضو ہوں، دلوں میں بھی سوز ہو
اک حرف بھی کہو، تو کہو احتیاط سے

ملے گی منزلِ مدحت حضور ﷺ کی نہ مجھے
زباں پہ میری اگر اِھْدِنَا الصِّرَاطِ نہیں
نبی ﷺ کے ذکر سے قائم ہیں اُفس و آفاق
نبی ﷺ کا ذکر کبھی رو بہ انحطاط نہیں

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھلونا ہو گا
حشر میں چاہو جو ہنسنا یا رو
یاد سرکار (ﷺ) میں رونا ہو گا

سر میں سودا ہو دشتِ طیبہ کا
دل ہو دُنیا کی خواہشوں سے پرے
اس چہ کر لے یہ اہتمام کوئی
اپنے آقا (ﷺ) کا ذکر خوب کرے

نبی (ﷺ) کے ذکر میں گر ہو خبر کہ تُو کیا ہے
تو تن بدن میں ترے رارتعاش پیدا ہو
”یہ منہ“ یہ ذکرِ نبی (ﷺ) ”معصیت کا میں پُتلا“
ہر ایک دل میں یہ احساس کاش پیدا ہو

”راعی“ آقا (ﷺ) کو ”مُسَدِّس“ میں جو حالی نے کہا
ہو جو نادانگی میں بھی تو گستاخی ہے یہ
لازمی ٹھہرایا خالق نے جب اس سے احتراز
جب اعمالِ صحیحہ کے لیے کافی ہے یہ



مدحِ سرکارِ نبیِ سلوب کردگار

کس قدر محبت ہے اُس کو میرے آقا (ﷺ) سے
سچ ہے، کیوں نہ فرماتا آپ پر کرم خالق
انتہائے اُلفت کی یہ ادائیں بھی دیکھو
کھا رہا ہے آقا (ﷺ) کی جان کی قسم خالق

شر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اولِ اول تھا وہ مکہ پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سو گند بِلَدِ اس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا (ﷺ) کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

پہلے کھائی محترم محبوب (ﷺ) کے رب کے قسم
پھر خُدا نے صاحبِ ایمان لوگوں سے کہا
اپنے ہر اک کلام میں مانیں وہ آقا (ﷺ) کو حکم
رنگ دیکھو دوستو، تکلیفِ حق کے ڈھنگ کا

یَعْبَادِیٰ کے جو ہیں مصداق 'وہ خوش بخت ہیں اُن کو نو میدی ہو کیسے رحمتِ خلاق سے دیکھنا یہ ہے' سنھیں اعزاز یہ بخشا گیا صرف اُن کو جو مرے سرکار (ﷺ) کے بندے ہوئے

اُمّتیں پہلی جو تھیں، اُن پر عذاب آتے رہے اُمّتِ سرکار (ﷺ) پر لیکن عذاب آتا نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ آقا (ﷺ) کی اُمّت کے سوا اَنّتَ فِیْہِم سے کسی کا مستقل ناتا نہیں

خدا نے نبی (ﷺ) کے علاوہ کسی کو عَزِیْزٌ عَلَیْہِ کہا مَآ عِشْتُمْ دیا اِلٰلِ اِیْمَان کو ساتھ اس کے مُرَدّہ وہی ہیں وہی ہیں حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ

ہماری خوش نصیبیوں کا ہو تو ہو شمار کیا خُدا بھی ہے کریم تو حُضُور (ﷺ) بھی کریم ہیں رُؤف اور رحیم ہے خُدا جو سب کے واسطے نبی (ﷺ) ہمارے واسطے رُؤف اور رحیم ہیں

چارلس ہو یا ہندو سنگھ ہو یا رام داس رحمت و رافت اُنھیں دے گا خُداے ذُو الْجَلَال جو رفیق و ناصر و محمود اور فیاض ہیں وہ درِ سرکار (ﷺ) پر پھیلائیں گے دستِ سوال

فَتْحِ مَکّہ ہو چکا تو دشمنوں کے واسطے میرے آقا (ﷺ) نے کیا اعلان لَا تَشْرِبْ کَا مُجْرِمُوں کے واسطے "فَرْمَانِ عَفْوِ عَام" یہ نکتہ اول رہا اسلام کی تہذیب کا

رب نے بھیجا ہے بنا کر سرورِ کونین (ﷺ) کو اک مُبَشِّرٌ اک نَذِیْرٌ اک شَہِیْدٌ علم و یقین پھر کہا رب اور رسولِ پاک (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور کرو تَعْلِیْمِ پیغمبر (ﷺ) یہ ہے دینِ مبین

سُورَةُ نُور اور الْحَجَرَات میں آیا ہے یہ مت بڑھو آگے خُدا سے اور رسولِ پاک (ﷺ) سے جس طرح اک دُوسرے کو تم بلاتے ہو کہا یوں نہ آقا (ﷺ) کو پکارو کام لو اور اک سے

لَا تَقُولُوا رَاعِنَا كے ساتھ اَنْظَرْنَا کی بات یہ بتاتی ہے کہ کوئی لفظ ایسا مت کہو جو فردِ تر رَبِّہٖ محبوبِ حق (ﷺ) سے ہو ذرا یا مطابق شانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے نہ ہو

ظلم جانوں پر جو کر بیٹھیں، کہا اللہ نے حاضرِ دربارِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہوں اگر عفو پھر چاہیں، سفارشِ آن کی فرمائیں حضور (ﷺ) پھر وہ دیکھیں گے کہ ہے تو اب خالق کس قدر

جس کی خواہش ہے کہ ہو اُلفت اُسے اللہ سے نقشِ پائے مصطفیٰ (ﷺ) اپنائے، رب نے یہ کہا ہو گیا ایسا تو اتنا ہو گیا خوش بخت وہ خودِ محبت اُس سے خالقِ جہاں فرمائے گا

جو خدا، یا مصطفیٰ (ﷺ) دے دیں کسی انسان کو اُس پہ راضی ہونا ہی ہر بات سے بہتر ہوا اکتفا اُس پر کرو، جو سرورِ کونین (ﷺ) دیں سورۃ نونۃ میں یہ ارشاد فرمایا گیا

النِّسَاء اور مَائِدَہ میں نور کا جو ذکر ہے کون ایسا ہے؟ کوئی ہے ماسوائے مصطفیٰ (ﷺ)؟ وہ تو اک روشن دیا بھی ہیں، کہا قرآن نے کیوں نہ جن و انس ہوں مدحتِ سرائے مصطفیٰ (ﷺ)

جو کہا اپنے حبیبِ پاک (ﷺ) کو قرآن میں عزّت اُس سے بڑھ کے، خالق سے کوئی کیا پائے گا "اُس سے راضی ہو ہی جائیں گے بالآخر آپ بھی آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا"

میں نے چاہا بھی، تو قبلہ کیوں نہیں بدلا ابھی سر اٹھا کر مصطفیٰ (ﷺ) یوں دیکھتے تھے بار بار "جس طرف جی چاہتا ہے، منہ اُدھر کو پھیر لے" میرے خالق نے کہا، محبوب (ﷺ) امت ہو بے قرار

جاری و ساری ہے جو ہر عالم ایجاد میں مرضی آقا (ﷺ) رضائے سیدِ ابرار (ﷺ) ہے ذکر کی رفعت ہو یا تبدیل ہو قبلہ کا رخ مقصدِ خالق فقط خوشنودی سرکار (ﷺ) ہے

ذکرِ آقا (ﷺ) کو عطا کی ہیں خدا نے رفعتیں
ساتھ ہی اس کا سبب بھی سب پہ ظاہر کر دیا
ہے اہم اس آیتِ رفعت میں حرف "ل" کی
کبریا نے کام یہ صرف "آپ (ﷺ) کی خاطر" کیا

خالقِ کل نے لیا پیمان سب نبیوں سے یہ
گر تمہارے عہد میں آجائیں وہ رحمتِ پناہ (ﷺ)
اُن پہ ایمان لاؤ گے؟ دو گے انھیں ادا بھی؟
وعدہ سب نے کر لیا تو رب ہوا اُس پر گواہ

راہِ مسلم سے جدا ہو کر چلا جو رہ نورد
رائدہ درگاہِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہو گیا
وہ مخالف ہے نبی (ﷺ) کا جو چلا اُن کے خلاف
النساء میں ہے کہ وہ ایندھن بنے گا نار کا

ہے یہ فرمانِ خدا، مرضی سے اپنی یہ نبی (ﷺ)
جو کہیں، ہوتا ہے وہ جو وحی کرتا ہوں انھیں
اس لیے ان کا کہا دراصل ہے میرا کہا
اختیارات ایسے دیتا ہوں میں روز افزوں انھیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ جَاہِلٌ
دیا ہم سے عصیان شعاروں کو مژدہ
سفارش ہماری کریں گے پیغمبر (ﷺ)
قبول خدا لازماً ہو گی توبہ

میرے آقا (ﷺ) کو کہا مجنون جب اک شخص نے
سُورۃٓ ن اُس کے بارے میں خدا نے بھیج دی
دس عدد بدبختیاں اُس شخص کی ظاہر ہوئیں
رب نے پھر فرما دیا، بد اصل ہے یہ آدمی

اُس نے جب اللہ کے محبوب (ﷺ) کی توہین کی
تو "زَنیم" ابنِ مغیرہ کو خدا نے کہہ دیا
پیش گوئی بھی یہ فرمائی کہ اس کی سوند پر
داغِ عبرت کا لگے گا، جو ہر صورت لگا

بُولَنب بھی، سچ تو یہ ہے، تھا چچا سرکار (ﷺ) کا
کیوں ملی اُس کو وعیدِ آیتِ "نَبَتْ یَدَا"
تھی بنا اس کی، اہانتِ احمد مختار (ﷺ) کی
اس لیے مغضوبِ حق تھا، قر و ظلمت میں رہا

کاٹے بکھرتی تھی جو راوِ رسول (ﷺ) میں
آقا (ﷺ) کی تھی چچی جو تھی حَمَّالَةُ الْحَطَبِ
اُس کے گلے میں پھل کا رسا پڑا وہی
پہلے ہی جس کے بارے میں فرما چکا تھا رب

بیعتِ رضواں تھی آقا (ﷺ) سے کہ تھی اللہ سے
ہاتھ جو اصحاب کے ہاتھوں پہ تھا وہ کس کا تھا؟
بھید یہ معلوم تھا کس کو؟ سوا اللہ کے
اور اُس نے راز یہ قرآن میں افشا کر دیا

منہی بھر وہ سنگریزے آپ (ﷺ) نے پھینکے نہ تھے
بدر کی جنگ میں پھینکے تھے جو سرکار (ﷺ) نے
یہ عمل میں نے کیا تھا، آپ کتنا ہے خدا
جس کے باعث زک اٹھائی لشکر کفار نے

جانبِ کفار کنکر جس نے پھینکے بدر میں
بیعتِ رضواں ہوئی جس پر بہ آئین وفا
ہاتھ کس کا تھا؟ وہ خالق کا تھا یا آقا (ﷺ) کا ہاتھ
دیکھنے والوں نے کیا دیکھا، خدا نے کیا کہا

عَلَّمَ خَالِقُ ہے، کوئی آقا (ﷺ) کو مت آواز دے
گھر سے جب آجائیں باہر، اپنی حاجت تب کہو
روح ہے ایمان کی، تکریم ذاتِ مصطفیٰ (ﷺ)
یہ نہیں تو جہنم کروا لوگے سب اعمال کو

چنچ کر اُن کو پکارو تم، نہ تم آواز دو
پشت آوازیں رکھو سرکار (ﷺ) کی آواز سے
احترام سرور ہر دو جہاں (ﷺ) کے درس میں
کبریا نے حکم فرمایا ہے خاص انداز سے

سرکار (ﷺ) آشنا ہیں او ادنیٰ کے راز سے
اور سر کُن ترائی طور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں
مجھ کو قسم ہے مَاطَعِی کے نورِ پاک کی
داندۂ غیب و حضور آپ (ﷺ) ہی تو ہیں

قرآن کو چوم چوم کے، آنکھوں سے مس کرو
قرآن میں ہے مدحتِ روئے حبیبِ پاک (ﷺ)
احسن اک ایک شے سے ہے، افضل بھی ہے یہی
کرتے رہو تلاوتِ روئے حبیبِ پاک (ﷺ)



عَلَيْهِ السَّلَامُ

محبتِ رسولِ کریم

جانتے ہو، وجہِ تخلیقِ عوالم کیا ہوئی؟
علم بھی ہے کیا تمہیں، سب کائناتیں کیوں بنیں؟
یوں کہ محبوبِ خدا (ﷺ) کو دیکھ لے ہر ایک شے
جان لے ہر چیز شانِ رحمتِ للعالمین (ﷺ)

خود نبی الانبیاء محبوبِ حق (ﷺ) نے کہہ دیا
مجھ سے بڑھ کر تم کو ہو محبوبِ مت کوئی بھی شے
والدین، اولاد سے بھی بڑھ کے اُلفتِ مجھ سے ہو
صاحبِ ایمان ہونے کی یہ واحد شرط ہے

میرے دل سے تم پوچھو، مجھ پہ وا ہے یہ عقدہ
چیز ہے عقیدہ کیا، دین کی بنا کیا ہے؟
صرف یہ پرکھ لینا، جانتا فقط اتنا
ذاتِ پاک سرور (ﷺ) سے، عشقِ تم کو کتنا ہے؟

نبی (ﷺ) سے مہر و محبت کا راز کس سے چھپا
اگرچہ اہل بصیرت نے لب تو اپنے سے
نظر کی پتلی پہ بھی نقشِ روضہ ہی نکلا
دلوں کے بھید نگاہوں نے کھول کھول دیے

کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرفرازیاں
خود اپنا میں نے عرش پر پایا سرِ نیاز
مجھ کو مرے خدا نے نہ جھکنے دیا کہیں
آگے نبی (ﷺ) کے، جب سے جھکایا سرِ نیاز

جو وہ کرتا ہے، وہ کوئی اور کر سکتا نہیں
ہو نہیں سکتا مرے خالق کا کوئی بھی شریک
ہاں، مگر اُس کو محبت ہے نبی (ﷺ) سے، ہم کو بھی
اس میں تو اُس نے ہمیں بھی کر لیا خود ہی شریک

جن پر نگاہِ پاک حبیبِ خدا (ﷺ) ہوئی
پائی انھوں نے سطوتِ ارژنگ بے طلب
ملتے ہیں ہر غلامِ رسولِ امین (ﷺ) کو
تاج و سریر و افسر و اورنگ بے طلب

اپنی دریوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے
کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے بے سبب
ذوقِ فن شعر مانگا نعت کہنے کے لیے
قربِ آقا (ﷺ) کے لیے کرتے ہیں جنت کی طلب

اُس کی نگاہِ ارض و سما کو ہوئی محیط
جس پر نگاہِ پاکِ رسولِ انام (ﷺ) ہے
دنیا کی نعمتیں ہیں سب اُس کی نظر میں چچ
جو شخصِ دل سے سرور دیں (ﷺ) کا غلام ہے

میرے والد میرے آقا (ﷺ) کے غلامِ خانہ زاد
والدہ میری کینرِ فاطمہؓ ہیں بے گماں
بیوی بچے بھی مرے آقا (ﷺ) کے کُکنوں پر پلے
اُن پہ قرباں سب یہ رشتے اور تصدقِ میری جاں

وہ دل کیوں قبلہ گاہِ قدسیاں ہو گا نہ عالم میں
رکیں جس دل میں میرے سیدِ کون و مکاں ہوں گے
مقدّر ان کا ہے جن کے دلوں میں آپ (ﷺ) کا گھر ہے
جو اس دولت سے ہیں محروم وہ اہلِ زیاں ہوں گے

لب پر نبی (ﷺ) کا ذکر ہو اور بس اُنھی کا ذکر
دل میں بسا ہوا کوئی اُن کے سوا نہ ہو
مجھ کو نفس کی آمد و شد کے لیے رشید
غیر از ہوائے شہرِ یمبر (ﷺ) ہوا نہ ہو

دل روشن پہ تیرے نقش ہو گر قبۂ خضرا
اگر سرکار (ﷺ) کا ذکرِ مبارک ہو ترے لب پر
تو کیوں عرشِ بریں پر ہوں نہ چرچے تیری عظمت کے
نہ کیوں تعظیم و عزت ہو فرشتوں سے تری بڑھ کر

کبھی جو ختم ہونے میں نہ آیا ہے نہ آئے گا
خدا شاہد کہ ایسا سلسلہ آقا (ﷺ) کی باتیں ہیں
دل اپنا مسکن سرکار (ﷺ) بن جاتا نہ کیوں آخر
لبوں پر رات دن صبح و مسا آقا (ﷺ) کی باتیں ہیں

جو خدا کے ہیں محبوب (ﷺ) اُن کے لیے
دل کی دھڑکن کو مومن نے مختص رکھا
اُس کے ایمان کی روشنی بھی گئی
جس کا دھندلا گیا اُس کا آئینہ

کس کس کا عمل اچھا ہے، کس کس کا بُرا ہے
ہم ادنیٰ ہوں، اعلیٰ ہوں، بُرے ہوں کہ بھلے ہوں
دربارِ رسالت میں رہے اتنا تو ملحوظ
سر اپنا جھکائے ہوں، مودب تو کھڑے ہوں

شرطِ ایمان ہے اول، تو دُوم اُلفت ہے
کوئی فارق ہو تو ہو۔ ہو نہ منافق، کافر
درِ سرکار (ﷺ) پہ پہنچے تو وہ حاصل کر لے
یاں سے ملتی ہے سکنت کی جو دولت وافر

یہ بات کیا ہے، یہ اسلام کیا ہے، مسلک کیا
نبی (ﷺ) سے عشق نہ ہو، پیروی دین رہے
خدا سے اس کا تعلق ہو؟ غیر ممکن ہے!
رسولِ پاک (ﷺ) نہ جس قلب میں مکین رہے

دولت عشق سرورِ عالم (ﷺ)
جس بھی بخت کو میسر ہے
صاحبِ جاہ ہے وہ ہے منعم
فی الحقیقت وہی تو نگر ہے



تکریمِ محبوبِ کبریا علیہ السلام

تھے ابو محذورہ اک ساتھی مرے سرکار (ﷺ) کے
سامنے تھی سر میں لٹ بالوں کی، کٹواتے نہ تھے
اُس کے بارے میں کسی نے اُن سے پوچھا تو کہا
ایک دن اِس کو چھوٹا تھا پیار سے سرکار (ﷺ) نے

عمر پوچھی اک صحابی سے کسی نے اِس طرح
تم بڑے ہو یا نبی پاک (ﷺ) بتلاؤ ذرا
بولے، اِس میں شک نہیں، آقا و مولا (ﷺ) ہیں بڑے
مجھ سا چھوٹا شخص کچھ پہلے مگر پیدا ہوا

قیدِ کفارِ ستم پیشہ میں تھے حضرت حُنیب
قتل کرتے وقت اُن کو، اک شقی کہنے لگا
”اب تو کہتے ہو گے تم، میری جگہ ہوتے نبی (ﷺ)
بولے، ”لاکھوں جانیں اُن کے پائے اقدس پر ندائے“

ہو گئے تھے جن کے بھائی، باپ اور شوہر شہید
وہ صحابیہ نبی (ﷺ) کو ڈھونڈتی پھرتی رہیں
دیکھا آقا (ﷺ) کو بخیر و عافیت جب تو کہا
اب کسی نقصان کی پروا مجھے ہرگز نہیں

خوف کیا کھاتے کسی شے نے بھی خالد بن ولیدؓ
میرے آقا (ﷺ) کا جو راک مومے مبارک پاس تھا
معرکہ جو بھی ہوا اس میں تھے خالد کامیاب
یوں کہ تھا مومے مبارک اُن کی ٹوپی میں سلا

قیسؓ تھے فرزند سعد ابن عبادہؓ اور وہ
ایک دن سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کی ہمراہی میں تھے
”لوٹ پر آ جاؤ یا گھر جاؤ“ آقا (ﷺ) نے کہا
وہ برابر تو نہ بیٹھے اور گھر واپس ہوئے

جس جگہ سرکار (ﷺ) بیٹھے، بیٹھتے تھے وہ وہیں
جو کیا آقا (ﷺ) نے کرتے تھے وہی ابن عمرؓ
جس کے نیچے سرورِ دیں (ﷺ) نے ادا کی راک نماز
اُس شجر کی آپؐ نے کی آبیاری عمرؓ بھر



یادِ سرِ کائنات ^{علیہ السلام و الصلوٰۃ}

ذرا جو تم کبھی یادِ حضور (ﷺ) میں روتے
جو تھوڑی دیر کو آنکھوں میں اشک بھر لیتے
تو ملتیں دونوں جہاں کی سرتیں تم کو
تو لطفِ خالق کونین کا اثر لیتے

جب کوئی غمِ خوار و مونس ہو نہ کوئی راز دار
شدتِ یاس و الم میں کس سے دل کی بات ہو
میں کہ انسانوں کی بستی میں بھی تنہا ہوں رشید
مراہی جاؤں، گر نہ یادِ آقا (ﷺ) کی میرے ساتھ ہو

جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو
ہے مزا اُس میں کرے جب روح بھی اکثر وضو
چ کھوں پاکیزگی کی انتہا ہے یہ رشید
آنکھ کے رستے کرائے ذکرِ پیغمبر (ﷺ) وضو



لگاہیں ہو گئیں خیرہ عجب کھلا منظر
نہ آئی پھر کوئی آواز میرے کانوں تک
تھا بڑھ کے مہر سے اک ایک نقش روئے کا
سحابِ یادِ تیمر (ﷺ) کی برق و ش تھی چمک

یاد جب نشتر چھوٹی ہے تو اے ہدم مرے!
اشکِ خوں سے جگمگا جاتا ہے دل کا کیئوس
دائرے بنتا ہے بھر طیبہ اقدس کا غم
جذب کی وادی میں چھا جاتا ہے دل کا کیئوس

گلشنِ تسکین میں پھل پھول آئے جب ہوئی
رحمتِ للعالمین (ﷺ) کی بارشِ لطف و کرم
دمِ قدم سے حضرتِ محبوبِ خالق (ﷺ) کے گئی
ظلمتِ کفر و ضلالت، کلفتِ ظلم و ستم

وقتِ مولود و شبِ اسرا و ہنگامِ وصال
ربِّدِ حبِ رئی امتی سرکار (ﷺ) فرماتے رہے
یادِ آقا (ﷺ) حزیں جل کرتے یہ سب کا فرض تھا
ہم تو اُن سے بعد کی ہر راغنی گاتے رہے



سرایا مہمیب

کم، بہت کم ہیں روایاتِ سرایاے نبی (ﷺ)
آنکھ بھر کر دیکھنا سرکار (ﷺ) کو، ممکن نہ تھا
کس کو یارا تھا، کرے سرکار (ﷺ) کا حلیہ بیاں
مہرِ بر لب ہو گئے سارے حقیقت آشنا

اُمِّ معبد، ابنِ عازب، ہند اور حضرت علیؓ
راویانِ حلیہ سرکار (ﷺ) یہ چاروں ہوئے
رہ گئے یہ بھی اُدھورے چند نکلتے کھول کر
کس سے ممکن ہے، سراپا آپ (ﷺ) کا دہرا سکے

ہے محبت سے زیادہ یہ عقیدت کا اثر
ماں کا حلیہ کر نہیں سکتا کوئی بیٹا بیاں
تھی صحابہؓ کو عقیدت ماؤں سے بھی جب فزوں
پھر سراپا کس سے ہوتا میرے آقا (ﷺ) کا بیاں

بنِ رواحہؓ حضرت حَسَّانُ اور ابنِ زُبَیْرُ
حلیہ آقا و مولا (ﷺ) کو نہ کر پائے بیاں
شعر کے پردے میں کہتے ہیں سرپائے نبی (ﷺ)
وہ جنہیں حاصل نہیں دیدارِ سرکارِ جہاں (ﷺ)

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ نے یوں اپنے بیٹے سے کہا
مجھ سے مَت پوچھے کوئی حلیہ مرے سرکار (ﷺ) کا
مجھ سے ممکن ہی نہیں، اس باب میں کچھ کہ سکوں
میں نظر بھر کر انھیں تو دیکھ ہی سکتا نہ تھا

آپ (ﷺ) کا سایہ کسی کو بھی نظر آتا نہ تھا
اک خصوصیت مرے سرکار (ﷺ) کی یہ بھی رہی
جب سرایا آپ (ﷺ) کا ہونا تھا آپ اپنی نظیر
اکمیت یوں ہوئی، سائے کی صورت بھی مٹی

ایک یہ بات مرے دل کو لگی ہے کتنی
اک یہ احساس مرے ذہن پہ چھایا کیا
میرے خالق نے جنہیں نور بنا کر بھیجا
نور جب اُن کا سرایا ہے تو سایہ کیا



حفظِ ناموسِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

داعیہ ہے دین پر جاں دار دینے کا مجھے
احترام سرورِ کونین (ﷺ) میرا دین ہے
آبد و عزت و تکریم سرکارِ جہاں (ﷺ)
جانِ ایمان و یقین ہے عین میرا دین ہے

مٹ نہیں سکتے کبھی تم، مَر نہیں سکتے کبھی
تم پہ غالب آ نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے
دل میں روشن ہے اگر آقا (ﷺ) کی اُلفت کا چراغ
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) کا داعیہ گر دل میں ہے

جس کو ہو اور اک اُن کے مرتبے کا حق یہ ہے
وہ مُقَدَّر کا سکندر ہے وہ رقت کا دھنی
ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرفراز
سرورِ کونین (ﷺ) کی حرمت پہ جس نے جان دی

قطعاً نصیحت

یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو محبوب کو نظر بد سے دیکھ لے، تم اُس کے دیدے پھوڑ دو یا حیات اہل دیں سے بھی یہی کہتا ہوں میں وہ فنا فی النار کر دیں شاتم سرکار ((ﷺ)) کو

بہشت پاؤں پڑے اور فلک سلام کرے بسا ہوا جو نگاہوں میں ہو نبی ((ﷺ)) کا جمال جو ہو محبت سرکار ((ﷺ)) ضو قلن دل میں جو ہو تحفظ ناموس مصطفیٰ ((ﷺ)) کا خیال

فدا ہو عزت و ناموس سرکارِ دو عالم ((ﷺ)) پر وہ ہو اولاد میری یا مرے ماں باپ کی ہستی نبی ((ﷺ)) کی ذات اقدس سے ہماری ہستیاں قائم بنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی، آپ ((ﷺ)) کی ہستی

حبذا، حرمت سرکار ((ﷺ)) پہ قرباں ہونا وارِ دُلوں کیوں نہ ابھی جان کو، سُبْحَانَ اللہ زندگی مجھ کو ملی ہے تو اُنھی کے صدقے یہ جو اُن پر ہی تصدق ہو تو سُبْحَانَ اللہ

قطعاً نصیحت

بارگاہِ مصطفیٰ ((ﷺ)) میں جو بھی گستاخی کرے وہ ہے کافر، قتل اُس بد بخت کا واجب ہوا ابنِ منذر، فاسی و حنبل ہوں یا قاضی عیاض ذکر سب کرتے ہیں اس بارے میں اک اجماع کا

شانِ آقا ((ﷺ)) میں ہوا تنقیص کا جو مرتکب دینِ قیم میں نہیں ہے اُس کی توبہ بھی قبول اس کی تفصیلات ہیں "الصَّارِمُ الْمَسْلُوبُ" میں ابنِ تیمیہ نے یوں کی ہے بیاں شانِ رسول ((ﷺ))

مولانا در بھگوی نے یہ لکھا ہے صاف صاف انبیاء کی جس نے کی توہین، وہ کافر ہوا جو اُسے کافر سمجھنے میں کرے گا پیش و پس وہ بھی کافر ہے، یہی ہے فیصلہ اسلام کا

جس کو ہو اور اک وجہ خلقت ہر این و آن لائقِ تکریم ہے وہ ماہ و اختر کے لیے جان لے وہ دین کا مقصد سمجھ لے مدعا مرے وہ حفظِ ناموسِ پیمر ((ﷺ)) کے لیے

عیدِ میلادِ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم

ساعتِ مسعود و محمود و مبارک آگئی
ہو گئی تشریفِ ارزانی مرے سرکار (ﷺ) کی
آپ (ﷺ) کے میلاد کے جاں بخش لمحے نے رشید
بخششِ انسان کی جو راہ تھی، ہموار کی

لوگ تو واقف نہ اپنے آپ سے بھی تھے ذرا
خالق و مالک کو کیا پہچانتے، کیا مانتے
معرفتِ اپنی بھی اور اللہ کی بھی مل گئی
اس جہاں میں جب وہ سرکارِ دو عالم (ﷺ) آگئے

وہ نہ آتے تو زمین و آسمان محسوم تھے
ہوتا اوطان و ممالک کا، نہ قوموں کا سوال
کون ہوتا شاغلِ تحمیدِ اللہ الصمد
یہ ہے فیضِ آمدِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال (ﷺ)

آمدِ سرکار (ﷺ) تھی دُنیا میں رحمت کی گھاٹ
جب وہ برسی، خشک اور بنجر زمیں جل شہل ہوئی
ختم تھے بھکڑِ ضلالت کے، ستم کے گردِ باد
دھول بیٹھی بے حیائی کی، مٹی بے ہودگی

مطلعِ مکہ سے خورشیدِ نبوت کا طلوع
نورِ سلمانِ زمین و آسمان تھا، اور رہا
ذکرِ میلادِ حبیبِ خالق و مخلوق (ﷺ) کا
بے نیازِ خامہ و لفظ و بیاں تھا، اور رہا

اہتمامِ محفلِ میلادِ پاکِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہو بفضلِ کبریا جب بھی کسی انسان سے
رحمتیں گھیرے میں لے لیتی ہیں اُس خوش بخت کو
خالق اُس کو دیکھتا ہے نگہِ استحسان سے

عیدِ میلادِ النبی (ﷺ) آئی ہے کیا
دور دورہ ہے خوشی کا آج کل
جلوتوں میں ذکر ہے سرکار (ﷺ) کا
خلوتوں کے تو بھی گنبد سے نکل

معراجِ نبوی ﷺ

آپ (ﷺ) کو شاید کہا قرآن میں اللہ نے آپ (ﷺ) ہیں ہر فرد کے اک عمل کو جانتے کاملیت اس شہادت کو ملی پھر اس طرح ظاہری آنکھوں سے بھی خالق کو دیکھا آپ (ﷺ) نے

لَنْ تَرَانِي دُورِیوں کی فاصلوں کی ترجمان اُن مَنِي میں ہے چاہت قربتوں کی آشکار بند امکان زیارت کا وہاں پر باب تھا اپنے محبوبِ مکرم (ﷺ) کا یہاں ہے انتظار

گھر میں داخل بے اجازت ہو نہ سکتا تھا کوئی حکم تھا کوئی انھیں باہر سے آوازیں نہ دے جبریل آقا (ﷺ) کو سوتے میں جگاتے کس طرح؟ اس لیے اسرا کی شب سرکار (ﷺ) اپنے گھر نہ تھے

پیروں پر آقا (ﷺ) کے پر کل کر جگایا نیند سے کس نے؟ سرخیل ملائک جبریل پاک نے پھر بھی کہتے ہیں کہ وہ خالق نہ تھا جبریل تھا لامکاں میں جس کو دیکھا تھا شہِ لولاک (ﷺ) نے

حضرت ابراہیم کو خالق نے بخشی دوستی اور موسیٰ کو کلیم اللہ کا بخشا خطاب ہے روایت حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ کہا آقا (ﷺ) نے دیکھا میں نے رب کو بے حجاب

عَبْدُہ کو سیر کروائی خدا نے ایک رات اس کا مطلب ہی یہ ہے معراج جسمانی ہوئی اہتمام وصل سرور (ﷺ) خود کیا اللہ نے آنے جانے کے سفر میں ایسے آسانی ہوئی

رب نے بلوایا حرمِ لامکاں میں آپ (ﷺ) کو لائے تھے پیغام جبریل امیں سرکار (ﷺ) تک اہل ایمان نے کہا سچا ہے دعویٰ آپ (ﷺ) کا بات جب کفار تک پہنچی گئی انکار تک

بات استعجاب کی یہ ہے کہ معراجِ رسول (ﷺ) آج بھی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جسمانی نہ تھی یہ اگر اک خواب تھا یا رُوح کا تھا اک سفر تو ضرورت ہی نہ تھی کُفار کو انکار کی

کارخانہ دار تھا وہ، آ گیا جب اُس کا دوست اس خوشی میں بند اُس نے کارخانہ کر دیا جس جگہ پر تھا کوئی پُرزہ، وہیں پر رُک گیا دوست جب واپس ہوا، ہر پُرزہ پھر سے چل پڑا

جان ہیں سرکار (ﷺ) عالم کی، گئے جب عرش کو جان نکلی تو کہاں حرکت کسی شے میں رہی عرصہ وصلِ خدا کے بعد جب واپس ہوئے جس طرح جو چیز چھوڑی تھی، وہ ویسی ہی ملی

کب تلک آقا (ﷺ) رہے سرشارِ وصلِ کبریا راز کی باتیں تھیں کیا مابینِ محبوب (ﷺ) و خدا کیا ضروری ہے کہ یہ اسرار ہم پر بھی کھلیں آؤ، یہ دیکھیں کہ اس شب ہم نے کیا کچھ پا لیا



ختمِ نبوت

زندگی آقا (ﷺ) کی جب کمال نمونہ ہو گئی انتہا تک جب نظامِ خلق بھی پہنچا گئے جب وہی سارے عوالم کے لیے رحمت بھی ہیں پھر نیا ہادی مرا رب بھیجتا کس واسطے

اُن گنت ہیں میرے سرور (ﷺ) کے خصائص اُن پہ پھر مفرد ہے ہر خصوصیتِ مرے سرکار (ﷺ) کی ہونا ختمِ المرسلین، اللہ کی مجھ کو قسم! مومنوں پر خاص ہے رحمتِ مرے سرکار (ﷺ) کی

دارمی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے حدیث مُرسلوں کا رہنما ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخرِ خشر تک کوئی نہ میرے بعد آئے گا نبی ایسا ختمُ الانبیاء ہوں، اور نہیں کرتا ہوں فخرِ

دی ہے آقا (ﷺ) نے نبوت کی عمارت کی مثال جو بہت آراستہ پیراستہ کر دی گئی رہ گئی تھی اُس میں بس اک اینٹ کی باقی جگہ سرورِ عالم (ﷺ) نے فرمایا 'وہ مجھ سے پُر ہوئی'

ختم ہے اُن پر نبوت۔ بعد میں سرکار (ﷺ) کے مدعی جتنے ہیں، سب دجال اور کذاب ہیں یہ لکھا ہے ترمذی میں اور ابوداؤد میں قول جن کے مستند ہیں، اور بھی اصحاب ہیں

مومنو! آیا ہوں سارے انبیاء کے بعد میں یاد رکھو! تم ہو ساری امتوں میں آخری ابنِ ماجہ میں ہے یہ ارشادِ پاکِ مُصطفیٰ (ﷺ) 'تف ہے اُس پر' جو نبوت کا ہو اب بھی مدعی

مائدہ میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے مطمئن دل جس سے ہو جاتا ہے حق آگاہ کا بعد ازاں دعویٰ نبوت کا سراسر کذب ہے اسودِ عنسی کا 'مرزا' کا 'بہاء اللہ' کا



کرم سرکارِ ابدِ قرار

دو عالم آپ (ﷺ) کی چشمِ کرم کے طالب ہیں نگاہِ آپ (ﷺ) کی رب کے کرم کا دروازہ بس اک نظر کی طلب ہے گناہگار کو بھی حضور (ﷺ)! کھولے اب کے کرم کا دروازہ

نالامیدی کا کام کیا دل میں میرے احوال سے ہیں وہ محرم میں سنا رہا تو سن لیں گے میرے سرکار (ﷺ) التجائے کرم

حوصلہ دیتا ہے قول الطَّالِحِ رَی کا ہمیں آپ (ﷺ) کی رحمت ہے پردہ پوشِ عاصی بے گماں ناسوائے آپ (ﷺ) کے ہے ہم گناہگاروں کا کون آپ (ﷺ) کا در چھوڑ کر جائیں تو ہم جائیں کہاں

کیوں نہ پوری سب مرادیں اب رمی ہو جائیں گی
اب نہ کیوں زیر قدم پاؤں گا ہر اوجِ کمال
اب کرم مجھ پر نہ کیوں فرمائے گا میرا خدا
سامنے سرکار (ﷺ) کے، وا ہے مرا دستِ سوال

حالات کے ستم کا زمانے کے جور کا
بارِ گراں جو سر پہ ہے، کم کیجیے حضور (ﷺ)
دل کی طلب یہی ہے، گزارش بھی ہے یہی
احقر پہ اک نگاہِ کرم کیجیے حضور (ﷺ)

دیکھ لیں آقا (ﷺ) نگاہِ لطف سے، پہلے مجھے
منضبط ہو حشر کے دن نظمِ کاشِ اعصاب کا
ڈال دیں پھر میری جانب اک شفاعت کی نظر
یوں مٹا دیں خوفِ دل کا، ارتعاشِ اعصاب کا

جیسے برف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑوں کی
اور دکھائی دیتا ہے دل رُبا حسیں منظر
کاش یوں مرے عیبوں، اور رمی خطاؤں کو
سایہ اُن (ﷺ) کی رحمت کا ڈھانپ لے سرِ محشر

زید کے بیٹے اُسامہ پر مرے آقا حضور (ﷺ)
کتنی رافت، کتنی شفقت روز فرماتے رہے
جو کرم اُن پر کیا کرتے تھے سرکارِ جہاں (ﷺ)
ابنِ اُمّ ایمن اُس پر خوب راتراتے رہے

بارگاہِ رب میں ہے وہ لائقِ صد التفات
ملفت جس پر ہوئے آقا (ﷺ)، ہوئی نظرِ کرم
حشر میں مسدود جس پر ہو گئی راہِ نجات
اُس کو کافی ہے نبی (ﷺ) کی ایک ہی نظرِ کرم

قادرِ مطلق کا تھا سچھ اور ہی پہلے سلوک
اور عصیاں کارِ بندے سے تھا وہ بالکل بجا
جب کیا سرکار (ﷺ) کا میں نے تو سُل اختیار
ہر دعا کے ماتھے پر جھومرِ اجابت کا سجا

ظلمت کی دستبرد میں ہے یہ معاشرہ
لگتا ہے، جیسے ہم ہوئے بیگانہ مآل
مصروفِ کاروبار ہیں یاں تاجرانِ شب
سرکار (ﷺ) ! صبحِ نو کے اُجالے کا ہے سوال !

اختیاراتِ حبیبِ غفار

جہاں کی ایک راک شے پر ہے سارا اختیار اُن کا کہ ہیں جاگیر یہ سارے زمین و آسمان اُن کی یہ حق ہے اور یہی شایانِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے کہ ہے مداح خود ذاتِ خداوندِ جہاں اُن کی

قاسم ہیں آپ (ﷺ) 'مُعْطٰی خُدائے کریم ہے جس کو خدا سے جو بھی ملا آپ (ﷺ) نے دیا عرفانِ حق کا' سچ ہے، سبب آپ (ﷺ) ہی بنے اللہ کا بھی ہم کو پتا آپ (ﷺ) نے دیا

اپنے آقا (ﷺ) سے کبھی عرضِ تمنا تو کریں کیسے ممکن ہے نہ ہو آپ کی پوری اُمید وہی مختارِ دو عالم ہیں، بھکاری ہم ہیں ہم کو آقا (ﷺ) سے یہاں بھی ہے وہاں بھی اُمید

جو ذکرِ عقبی ہے مطلوبِ دوستو تو سنو مرے حضور (ﷺ) ہیں کافی، مرا خدا ہے بہت نہیں ہے خوفِ قیامت کا، روزِ محشر کا مجھے تو صرف شفاعت کا آسرا ہے بہت

سفارشِ میری فرمائے گا میرا خالق و مالک بالآخر بند ہو جائے گا غرقِ رنج و فرقت کا کرم فرمائیں گے مجھ پر شفیعِ المذنبین (ﷺ) میرے کھلے گا مجھ سے عاصی پر بھی دروازہ شفاعت کا

ملفت ہر حال میں سرکار (ﷺ) ہونے چاہیں مجھ سے پوچھو تو یہی سو بات کی ہے ایک بات کیا بگاڑے گا مرا یہ آفتابِ روزِ حشر سایہ انگن ہو مرے سر پر جو نخلِ التفات

چھپے گا جسم نہ تشکیک کی ردا سے کبھی پٹھا ذرا سا کہیں سے اگر لباسِ یقین اگر یقین ہو آقا (ﷺ) کی رحمتوں کا تمھیں تو روزِ حشر کی گرمی کا پھر گمں بھی نہیں

سرکار (ﷺ) کی رضا پہ ہے موقوف فیصلہ
کیا فرق اس میں دوستوں وہ آج ہو یا کل
چشمِ کرم سے اُن کی جو ہو گا مرے لیے
ہو گا بروزِ حشر وہی نافذِ العمل

میرے عصیاں کیا دکھائیں گے مجھے یومِ الشُّور
لرزہ بر اندام رہتا تھا بایں خوف و خطر
دُور نہیں ہے عدل کا اب، خوفِ میزوں کا نہیں
لطفِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) جب سے ہے پیشِ نظر

مُصطفیٰ (ﷺ) کی رحمتیں اُتریں حَریمِ شوق میں
مُصطفیٰ (ﷺ) ہر بات سنتے ہیں سرِ بزمِ طلب
حشر کے دن سب سے پہلے ہے شفاعتِ آپ (ﷺ) کی
آپ (ﷺ) ہی دنیا میں میرے ہیں سرِ بزمِ طلب

جس سخی کے در سے ملتی ہے ہر اک نعمت مجھے
اُس سخی کے در پہ ہوں میں آج تک بیٹھا ہوا
قاسمِ نعمت وہی ہیں۔ آہ وہ انساں مگر
جس کے دل میں اس حوالے سے ہو شک بیٹھا ہوا

تیر اُحد کی جنگ میں حضرت قتادہ کے لگا
آنکھ نکلی یوں کہ ہاتھوں میں اُنھوں نے تھام لی
پھر وہ ڈھیلا آنکھ میں آقا (ﷺ) نے واپس رکھ دیا
آنکھ اچھی ہو گئی اور روشنی بھی تیز تھی

بارگاہِ مُصطفیٰ (ﷺ) میں عرض کی انصار نے
روزِ مکہ والے کر سکتے ہیں عمرہ، ہم نہیں
جو قبا میں نفل پڑھتا ہے، کہا سرکار (ﷺ) نے
اُس کا عمرہ مکہ کے عمرے سے کچھ بھی کم نہیں

چل رہا ہے ایک نظمِ خاصِ رحمت کے سبب
دُور تک پھیلے ہوئے سارے عوالم کا نظام
اختیار و قبضہٴ قدرت میں ہے اللہ کے
رحمتِ عالم (ﷺ) کے لیکن نام سے چلتا ہے کام

چاند ہم کو چاندنی دیتا ہے، سورج روشنی
چل رہی ہے اک مُرتبِ شکل میں ہر کائنات
دوسروں سے کوئی سیارہ بھی نکراتا نہیں
اس کا باعث ہے تو واحدِ رحمتِ عالم (ﷺ) کی ذات

جو ملا، جس کو ملا، اُس کا سبب سرکار (ﷺ) ہیں
پائی ہے ایک ایک شے نے زندگی اُن کے طفیل
جو جہاں پہنچا، ہیں باعث اُس کے آقا (ﷺ) ہی مرے
معرفت خالق کی بھی حاصل ہوئی اُن کے طفیل

تم مجھے کچھ ہی کہو، جو نام دنیا ہو، سو دو
میرے دل پر تو اثر جس کا ہے اور جو ہے، سو ہے
کیوں نہ مانگوں میں اُنھی سے، جو بھی کچھ درکار ہو
مجھ کو اُن کے در سے ہر اک چیز مل جاتی جو ہے

جس کو جو چاہیں، عطا فرمائیں میرے مُصطفیٰ (ﷺ)
اُن کو خالق نے عطا فرمائے ایسے اختیار
جب یہ صورت ہے تو آقا (ﷺ) نعت گو محمود پر
کیوں نہ پھر فرمائیں گے الطاف بے حد و شمار

اختیاراتِ رسول اللہ (ﷺ) کی کیا بات ہے
جو بھی مانگا میں نے، وہ مجھ کو عطا فرما دیا
سب سے بڑھ کر ہے کرم سرکارِ والا (ﷺ) کا یہی
مجھ کو ذوقِ حاضری طیبہ و بطحا دیا



مدینۃ النبی کا ذکر

مرجع خاص و عام ہونا تھی
بارگاہِ رسولِ عالمیاں (ﷺ)
سب اسی در سے فیض پاتے ہیں
حُور و افرشتہ ہوں کہ انس و جاں

ہمیں طیبہ سے اُلفت ہے کہیں اولاد سے بڑھ کر
یہاں کا ذرہ ذرہ ہے درخشاں تر مہ و خور سے
یہ یثرب تھا، بنا جن کے قدم پاک سے طیبہ
مقام اُن کا نہ پھر ہو ملورا کیونکر تصور سے

گلستاں ہیں ثمار اُن پر، تصدق اُن پہ اُنجم ہیں
گل و ریحان و سنبل سے ہیں بڑھ کر خار طیبہ کے
ہزاروں جنتیں قلب و نظر کی، اُن سے پیدا ہیں
ہماری آنکھ سے دیکھے، کوئی اشجار طیبہ کے



سکونِ دل، مسرت اور طماننت اگر چاہو
اگر چاہو، نہ پاس آئیں تمہارے، رنجِ دنیا کے
تو دل کے کیوس پر جذب کے دست نگاہیں سے
بناؤ گنبدِ اختر کے ہر صبح و ماہِ خاکے

دل و نظر کے افق پر مثالِ مہرِ منیر
ضیا فروز ہوئی ہے محبتِ طیبہ
زباں پہ ہوں گے درود و سلام کے نغمے
بہشت مجھ کو ملے گی بصورتِ طیبہ

شر جس کی میرا خالق آپ کھاتا ہے قسم
اول اول تھا وہ مکہ، پھر مدینہ ہو گیا
کھائی سوگندِ بکد اس واسطے اللہ نے
یہ شرف آقا (ﷺ) کے قدموں کے سبب اُس کو ملا

وہ روشن سبز گنبد ہو کہ اُس کا عکسِ رخشندہ
رہے گا یہ نظارہ رُوح پرور رہتی دنیا تک
اسی کے فیض سے، اس کے توسط سے، وسیلے سے
ضیا اقلن رہیں گے ماہ و اختر رہتی دنیا تک

بہاریں رُوح پرور بن کے نظروں میں سہائی ہیں
بچھی ہے ایک ہریالی کی چادرِ دل کے آنگن میں
خوشا قسمت کہ اک شب پا لیا اپنی مرادوں کو
زیارت سبز گنبد کی ہوئی رویائے روشن میں

اے مسافر! سرخ بتی گہری کا نام ہے
سبز بتی سے ملی ہے راہِ داری کی خبر
زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہوں میں
نور کا اک سبز ہالہ ہے مرے پیشِ نظر

رنگ ہے جو سرخ، وہ ہے قتل و غارت کی دلیل
زرد ہے تو وہ ہے پتِ جھڑ کا، خزاؤں کا نشان
اور نیلا ہو تو حدتِ خون کی ہوتی نہیں
سبز رنگ ایسا ہے جس سے ہیں بہاریں گلِ فشان

سراسر رنگ و نکلت ہے، گلاب آسا، سرور آگیں
لیے ہے اپنے اندر ایک نورِ آگہی مٹی
بنائے آنکھ کا سرمہ، اگر چشمِ فلک دیکھے
وہ نعلینِ نبی (ﷺ) کے ساتھ مس کرتی ہوئی مٹی!

اُحد سے ہے مرے آقا حضور (ﷺ) کو اُلفت
میں اُس کے ذروں پہ جاں کیوں نہ پھر نثار کروں
میں سر بلند ہوں آقا (ﷺ)! مجھے عروج ملے
اُحد پہاڑ کا میں بھی جو سنگ ریزہ بنوں

جب تک بہ پیشِ خالق و مالک دعائیں کہیں
لگتا تھا، گویا نالہ مرا رائیگاں گیا
جب شرِ التفات کا در مل گیا مجھے
میری نوا کا سلسلہ تا آسمان گیا

دوستوں سے جب بھی کوئی بات میں کرنے لگوں
جب بھی طاری مجھ پہ ہو کیفیتِ فکرِ سخن
یادِ طیبہ ہی سے پاتا ہوں میں لطفِ آگهی
ذکرِ طیبہ ہی کی اپنے دل میں رکھتا ہوں لگن

نبی (ﷺ) کے شر کو دارُالفنائے دُنیا میں
عزیز رکھتا ہوں، دارُالبقا سمجھتا ہوں
درِ حضور (ﷺ) پہ حاضر نہ ہو سکوں جس سال
میں خود کو مفلس و بیمار سا سمجھتا ہوں



پاکیزہ کرم سے دوری

ذہن پر سُرخ تو زردی چھا گئی جذبات پر
آنکھ میں اب ناچتے ہیں لاجوردی دائرے
اے خدا! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار
کشتِ جذلوں کی ہوائِ طیبہ سے پھولے پھلے

اشکِ ہجرِ طیبہ سے تر ہوا مرا دامن
صدے اُس سے دُوری کے سہ رہا ہوں، جتنے ہیں
سر بہ سر ہے سناٹا، سو بہ سو ہے دیرانی
ہو نکتی بلائیں ہیں، بھوت پریت رفتے ہیں

یہ لذن دید میں جو ہے تاخیر ہو رہی
یہ ٹٹٹا رہا ہے دیا جو اُمید کا
ایسا نہ ہو کہ ڈال لے مُنہ پر نقابِ چاند
ایسا نہ ہو، پیام ہی آئے نہ عید کا

احساس یوں ہے جیسے اک بیکار چیز ہو
جذبے ہیں سُرودِ ذہن پہ چھایا غبار ہے
آنکھوں کا نور مجھ سے تکلف برت گیا
طیبہ پہنچنے کو جو یہ دل بے قرار ہے

ایک ہے مرا یارو جب یہ ظاہر و باطن
اس لیے اداسی ہے، دُور ہوں مدینے سے
چھا گئی ہے مایوسی، حُزن ہے طبیعت میں
کیفیت جو اندر ہے، آئینہ ہے چہرے سے

گھلا ہوں شمع سا کل رات نعت کہنے میں
یہ ہے دفورِ تب ہجرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا ثمر
یہ دُوریاں، یہ جدائی ہے اک نظر کی بات
بنام حق، مرے سرکار (ﷺ) ! مجھ پہ ایک نظر!

اک دکھتا ہوا خورشید ہے مجبوری کا
دائے قسمت، جو مرے صحنِ مکمل میں اُترا
کیسے زندہ ہوں، میں کیوں زندہ ہوں یارو، جب سے
ناوکِ ہجرِ مدینہ رگِ جاں میں اُترا

ہو اشارہ تو پھر چلوں طیبہ
میں تو بس آپ (ﷺ) ہی کے بس میں ہوں
مجھ پہ ہو جائے پھر کرم آقا (ﷺ)
ناامیدی کی دسترس میں ہوں

چھپ گیا اندھیروں میں پھر ستارہ قسمت
دُوری مدینہ کا دل میں درد پھر چکا
ہو گئی ہیں پھر غائب گرم جوشیاں دل کی
رہ گیا ہے اک پیکرِ سرو مرئی غم کا

۶۹۰	اور	۶۹۲	میں
میں	بہ	امر	مجبوری
جا	نہیں	سکا	طیبہ
دائے	ظلم		مجبوری

دُوری مدینہ میں سال بھر ترپتا ہوں
پھر کہیں مُقدّر سے چند روز ملتے ہیں
خارِ زارِ مجبوری دل کو چھید دیتا ہے
غنچے تب بشارت کے، حُزنی کے کھلتے ہیں

شہرِ حمت کی تمنا

سبز بٹی جلے گی آنکھوں میں
گنبدِ پاک ہو گا نورِ افزا
پھر مرے دل کی شاہراہوں سے
خواہشوں کا جلوس گزرے گا

یہی دعا ہے مری، اور یہی تمنا ہے
دیا امید کا دل میں نہ میں بچھا دیکھوں
طلوعِ دیدِ مدینہ کی آس باقی ہو
درِ حضور (ﷺ) پر جب تک نہ میں پہنچ جاؤں

مدینہ جانے کی صورت نہ ہو اگر کوئی
وہاں پہنچنے کی خواہش تو بے پناہ رہے
میسر آئے نہ جب تک زیارتِ طیبہ
خیال میں تو پیہر (ﷺ) کی بارگاہ رہے

وہ دن گئے کہ مرا دل خزاں رسیدہ تھا
میں تشنہ لب تھا، مری آنکھ میں تھے زرد سے رنگ
ملی ہے اب مجھے طیبہ سے راحتوں کی نوید
بکھر گئے ہیں تمنا پہ اب گلاب کے رنگ

میرے آقا (ﷺ) کے اُطاف و اکرام سے
مجھ کو حصہ بقدر کفایت ملے
دُور ہوں سب گراں باریاں سانس کی
پھر حضوری کی بھی مجھ کو ساعت ملے

چمکے مرا نصیب بھی، میں بھی ہوں کارگار
نسبت ہو استوار خدا کے رسول (ﷺ) سے
دُنیا و آخرت میں الٰہی ہوں سرخرو
چہرہ مرا لٹے رہ طیبہ کی دھول سے

اک ایک لمحہ گزرتا ہے میرا جنت میں
اک ایک لمحہ مجھے آپ (ﷺ) کا تصور ہے
مجھے ہو اُزن، کہ آؤں دیارِ طیبہ میں
رفیقِ جذبِ مرا، رہنما تصور ہے

سچ کہا، ہر کام سے وابستہ ہے اُس کا سبب
بے سبب کر ہی نہیں سکتا ہے کوئی بھاگ دوڑ
آشکارا دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی سے ہے
طیبہ جانے کی لگن میں ہے یہ ساری بھاگ دوڑ

دیکھیں، خدا دکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں
جس دن کہ موت سے بھی روا ہم کو جنگ ہے
بس اک لگن لگی ہے کہ طیبہ رسائی ہو
دل کو نہ اور آس، نہ کوئی اُمنگ ہے

دل میں یادِ شہِ والا (ﷺ) ہو فزوں، اور فزوں
سبز گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا
شہرِ طیبہ کی زیارت نہیں ہوتی جب تک
آرزوؤں کا حسیں شہر بسائے رکھنا

عرشِ اعظم سے بڑھ کے حاصل ہے
مرقدِ سرورِ جہاں (ﷺ) کو شرف
دل کی گہرائیوں سے ہے یہ دعا
ہو نگہ مڑتے وقت اُسی کی طرف

نام کو سبز نہیں، ہیں بے ثمر اشجار بھی
شاید آئی ہی نہیں اس بار طیبہ سے ہوا
صحنِ بلخ و راغ میں شادابیاں تو اُس سے ہیں
رُخز کی یہ بات کہتا ہے دلِ حق آشنا

جنت کی آرزو، نہ مجھے حور سے غرض
آقا (ﷺ) یہ بات حُسنِ طلب کی ہے، پیار کی
ہر سال ہو غلام کی طیبہ میں حاضری
مٹی بھی ہو نصیب مجھے اُس دیار کی

جو موت آئے مدینے کی راہ میں ہم کو
تو زندگی بہ صعوبت کمال سستی ہے
حضور (ﷺ) آپ کے قدموں سے ہے حیات، حیات
حضور (ﷺ) آپ کے دم سے ہماری ہستی ہے

دل مرا حُسنِ تنخیل کا مُقلد ہے، مگر
اس سے بڑھ کر بھی تو کوئی شے ہے اس پر عکس ریز
لبیاں لیتا ہے طیبہ کو وہ کیسے شوق میں
راہبرِ آہستہ رو ہے اور رہو تیز تیز

نشیب یہ ہے، کوئی دُور ہو مدینے سے
فراز یہ ہے کہ اُس در پہ ہو جبینِ نیاز
خراب و خست جسے آج کہ رہے ہو رشید
یہ کل ہی دیکھنا ہوگی حیاتِ سرافراز

سرمراہٹ، سناہٹ کی ادا
دوستو! مجھ کو نویدِ عید ہے
لائی ہے جو یہ مدینے سے ہوا
بازگشتِ آرزوئے دید ہے

رکاوٹ! مرے رستے سے دُور ہٹ جاؤ
میں شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کا مسافر ہوں
دعا ہے، سر ہو رنگوں اور چشمِ پُر نعم ہو
بہ طیبِ دل میں درِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ حاضر ہوں

مرے نصیب میں کب ہو گی صُبحِ طیبہ کی
کٹے گی کون سے دن انتظار کی ساعت
نظر میں ہوگا مری کب وہ گنبدِ خضرا
نگاہیں دیکھیں گی کس دن بہار کی ساعت

چاہتا ہوں، طیبہ جاؤں آؤں، اور پھر جاؤں میں
میرا مستقبل اگر گزرے تو بس اس حال میں
اس تنگ و دو میں میسر ہو نہ فرصت کی گھڑی
میں رہوں مانندِ قیدی خواہشوں کے جال میں

جُلّہ دل میں دستک دی ہے ٹھنڈک نے
رُوح کے روشن دان سے آئی سُرود ہوا
یاد کیا لو، شہرِ محبت نے مجھ کو
ہجر کے چہرے کا رنگ آخر زرد ہوا

خدا کرے کہ میں پنچوں دیارِ آقا (ﷺ) میں
خدا کرے کہ نہ یہ فاصلے کی دُوری ہو
دماغِ عرش پہ ہو، سر ہو اُن کے قدموں میں
نویدِ دید ملے، لمحہِ حضوری ہو

نبی (ﷺ) کے آگے ہے سب ہیچ شخصیت کا ظہم
مدینہ جاؤں تو میں شخصیت کو کھو جاؤں
زمانے بھر کے رنم کو اَلٹ کے ٹھوکر سے
گدائے کوئے رسولِ کریم (ﷺ) ہو جاؤں

آنکھ تو شب بھر سلگتی ہے، مگر لگتی نہیں
گوشہ چشمِ تمنا دیدہ کو کب ہوا
باز دیدِ شہرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا خیال
دل کی خلوت میں نہاں تھا اب سوال لب ہوا

سفر کا شوق جو وافر ہے ہم کو
مدینے کے سوا جاتے کہاں ہیں
وہاں راتوں کو آنکھوں بند رہتیں
ہم ایسے نیند کے ماتے کہاں ہیں

شہرِ نبی (ﷺ) تک جا پہنچوں گا آخر میں
پا جاؤں گا جنت اپنے خوابوں کی
خوشیاں استقبال کریں گی بڑھ بڑھ کر
تعبیروں کی حواریں ناز دکھائیں گی

کسی نے مجھ کو نوید دی ہے
کہ جا سکوں گا دیارِ طیبہ
دل و نظر میں ہے پھر سلایا
سرورِ خوشیوں بھری فضا کا

شہرِ الفت سے ہوائے لطف کی ہیں منتظر
ساعتیں دن کی ہوں یا لحات میری رات کے
ایک عرصے سے کھلے ہیں اس کے استقبال کو
غرفے نظروں کے، جھروکے میرے احساسات کے

جان چھوٹے گی مری کب تک مرے ماحول سے
کب وہ دن آئے گا جب جاؤں گا طیبہ کی طرف
میرے آقا (ﷺ) مجھ سیہ رو کو بلائیں گے ضرور
حاضری کا لطف پاؤں گا، حضوری کا شرف

میرے دل کے حال سے واقف ہے خلاقِ جہاں
اور کیفیت نہیں مخفی کوئی سرکار (ﷺ) سے
کلبہ جاں سال بھر پر نور رہتا ہے مرا
خواہشاتِ حاضری شہر پر انوار سے

نیند میں جو پیچھے مہینوں سے نظر آتے تھے خواب
آج کل وہ جاگتے ہیں بھی نظر آنے لگے
یا خدا! تعبیر ہو مجھ کو بھی خوابوں کی عطا
آشنا عمرے پہ طیبہ کی طرف جانے لگے

شہرِ نور میں حاضری

قدم قدم الفت کی رہ پر
طیبہ تک جو چل کر پہنچیں
اہل نظر سب آئیں دیکھیں
دھول آئی روشن تصویریں

اے خوشا قسمت، گیا جو شخص طیبہ کی طرف
وہ مُقدّر کا دھنی تھا، تھا وہی منزل نصیب
وہ طماننت شناسا پا گیا راز سکوں
بس اُسی خوشی بخت کو ہو گا قرارِ دل نصیب

سرِ کُسار آتی ہیں نظر جو دودھیا لہریں
اور اُن پر دھوپ پڑنے سے جو کیفیت ابھرتی ہے
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضے کی چٹلی سے
مرے دل پر بھی ویسی نور کی چادر اُترتی ہے

محبت کا تقاضا ہے کہ ہوں آنکھوں میں آنسو بھی
ہو طاری دل میں رقت بھی، یہی آئینِ خاطر ہے
جو دیکھا اُن (ﷺ) کا روضہ، دل پیجا، آگے آنسو
یہی اک کیفیت تو باعثِ تسکینِ خاطر ہے

میں ہوں آقا (ﷺ) سے تمنائی لطف و مرحمت
گرچہ اب تک زندگی میری عصیاں کوش ہے
دیکھتا ہوں سامنے اب گنبدِ خضرا رشید
میری نظریں ہیں سوائی، اور زباں خاموش ہے

سر زمیں طیبہ کی ہے دولت سرا سرکار (ﷺ) کی
میں وہاں جاتا ہوں جب بھی، میرا یہ ہوتا ہے حال
قلب مضطر، چشمِ پرِ نم، رُوح خنداں، جاں گداز
دل سراسر اک تمنا، آنکھ یکسر اک سوال

ملکِ سرکار (ﷺ) میں پہنچے تو ملا ہے آرام
تھا وطن میں تو بہت شور شرابا دل کا
سبز گنبد کے اثر سے ہے بہاروں کا سماں
کیسا آباد ہوا ہے یہ شرابِ دل کا!

نظر اُٹھی جو گُلِ التفات کی جانب
کھنچا ہوا میں مدینہ کی سمت چلتا گیا
رسائیوں میں وہاں کی بڑا تلطف ہے
جو اور دل سے اُٹھی آرزو ملتا گیا

معصیت کی راہ سبز بہ نہ جاتی کس طرح
جب مرے اشکِ فحالت کا رواں جیجوں رہا
جا ہی پہنچا میں مدینے کیفیت بدل مری
اب غم دنیا و دیں سے ہو گیا میں ہوں رہا

دوری طیبہ کی رحمت اب نہیں
جو تصور ہے وہ جلوہ بیز ہے
جس میں بہتا جا رہا ہوں ان دنوں
رحمتوں کی جوئے دل آویز ہے

میں شرِ نور سے تھا دور تو مرے دل میں
الاولیٰ ہجر مدینہ کا راک سگلتا تھا
مگر نصیب ہوئیں حاضری کی جب خوشیاں
فسانہ دُوریوں کا پھر سنا نہ سکتا تھا

کرے گا جسم کو بھی پاک حرمِ دنیا سے
جو شرِ نور مری روح کو اُجالے گا
یہ قلب ہو گا جو معمور ان کی شفقت سے
تو یہ دماغ مزا ان (ﷺ) کے لطف کا لے گا

مستبصرِ مرحمت بختِ رسیہ ایسا ہوا
راستے ہی میں مٹا حرمِ نصیبی کا خیال
روح سرشارِ کرم ہائے فراواں ہو گئی
زندگی طیبہ پہنچتے ہی بنی دستِ سوال

جب تک نہ کی تھی میرے مُقدّر نے یاوری
جب تک میں شرِ سرورِ عالم (ﷺ) گیا نہ تھا
جب تک نہ تھا میں لذتِ سجدہ سے آشنا
میرا کسی خوشی سے کوئی واسطہ نہ تھا

جو وہاں حاضر تھے اُن کے تن پہ تھے اُجلے لباس
میں چلا تھا معصیت کی دھجیاں اوڑھے ہوئے
مجھ کو اُس دربار سے پھر بھی نہ دھنکارا گیا
کیا کہوں مجھ پر کرم سرکار (ﷺ) کے کتنے ہوئے

میری کوئی بات خود مجھ سے تو پوشیدہ نہیں
میں کہ اپنی خامیوں سے آپ خوب آگاہ ہوں
جالیوں کو چومنا خواہش کسی کی ہو تو ہو
مجھ کو تو ہاتھوں سے مس کرنا بھی لگتا ہے جنوں

بارگاہِ سرور (ﷺ) میں دست بستہ حاضر ہو
حاضری کا اُس جا پر یہ قرینہ، یہ ڈھب ہے
دیکھتا ہے صرف اتنا میرا خالق و مالک
جو ہے زائرِ طیبہ، کس قدر مُؤدب ہے

سر آنکھوں پہ رکھنا ہر راکِ شے یہاں کی
مدینے کی ہر ایک شے محترم ہے
جو ہو با ادب تو سمجھ لو کہ تم پر
خُدا کا اور اُس کے نبی (ﷺ) کا کرم ہے

دنک ہیں احبابِ سب میرا مُقدّر دیکھ کر
اِس طرح پوری تمنائے جیس سائی ہوئی
کھل گیا میری دُعاؤں کے لیے بابِ قبول
مادرِ سرکار (ﷺ) کے در پر پذیرائی ہوئی



شہرِ سرکارِ دہلی واپسی

کب خُدا پہنچائے گا، کیسے وہاں پہنچوں گا میں
تھا بہت بے چین طیبہ دیکھنے کے واسطے
جا کے لوٹ آیا تو پہلے سے فزوں ہے اضطراب
اب کہاں ہے چین ممکن، اب تو دیکھ آیا اُسے

ایک یہ احساسِ نیندیں ہی چڑا کر لے گیا
دُور مجھ سے کیوں ہوا شرِ شرِ ہر خشک و تر (ﷺ)
میرے سینے میں کک سی بن گیا ہے یہ خیال
طیبہ جا کر پھر چلا آیا ہوں کیسے لوٹ کر

پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمنّاؤں کی تیل
قلب کی دیوار پر نشوونما پاتی ہے کیوں
خواہش دیدارِ طیبہ تو رمی پوری ہوئی
آنکھ کی حسرت کو مٹاتا بڑھی جاتی ہے کیوں

مسجد و منبرِ ریاضِ الجنۃ اور قدسِ پاک
جالیاں وہ نور کی وہ شہزادہ اور وہ گھر
رہ گیا ہے دل وہیں خود تو چلا آیا ہوں میں
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیبہ دیکھ کر؟

لوٹ کر طیبہ سے جب آیا تو یاروں نے کہا
”کچھ بتائیں“ آپ کے احوال کی صورت تھی کیا؟“
ماجرا دل کا بتاتا کس طرح بے خود تھا میں
آنکھ تھی پر غم زباں پر مہر تھی سر تھا جھکا

کھل کے برسا اب کے، ابرِ لطف سرکارِ جہاں (رحمۃ اللہ علیہ)
بارشِ رحمت نے سر سے پاؤں تک نہلا دیا
آ کے طیبہ سے بھی ہوں سرشارِ فیضِ مرحمت
دل میں روشن ہو گیا پُر کیف یادوں کا دیا

”میں سے“ ہاں مومنِ اول سے پوچھو راز یہ
اہلِ شرب کا معاند تھا کہ وہ مہمان تھا؟
زائرین ”۹۲“ سے پوچھنا پھر کیا ضرور
اُن سے اہلِ طیبہ نے کتنا سلوک اچھا کیا

آگئیں رعنائیاں اس میں بھری برسات کی
دیدِ طیبہ سے ہوئی ہے چشمِ پر غم مستفید
اب ہوئی رقت کی دولت یاد کے باعث نصیب
یوں ہوئے لطفِ شبِ کونین (رحمۃ اللہ علیہ) سے ہم مستفید

رات کالی ہے، ڈراتی ہے ہیولوں سے مجھے
زرد رو مہر چمکتا ہے رمرے آگن میں
جب سے اُس شہرِ مقدس سے ہوا ہوں واپس
اک کسک سی ہے دل زار کی ہر دھڑکن میں

گزر رہی ہے محبت میں اپنی ہر ساعت
بسا ہے یاد کی خوشبو میں اپنا ہر لمحہ
ہوئی ہے واپسی طیبہ سے اپنی جس دن سے
دکھا رہا ہے نیا ایک پہنا ہر لمحہ

میں جب سے آیا ہوں اُس سر زمین سے واپس
ملے ہیں مجھ کو کئی بار کارواںِ غم کے
دیا ہے یادِ مدینہ نے قلب کو اک داغ
چراغِ چشمِ وفا میں جلے ہیں شبنم کے

ہر خوشی غمی دیکھی، جو بھی شے ہے دنیا کی
بھول بھول جاتا ہوں، یادداشت ایسی ہے
فصل یادِ طیبہ کی پھلتی پھولتی پائی
حافظے کی کھیتی پر اک یہ کاشت ایسی ہے

جس سفر سے بھی ہوئی ہے واپسی گھر کی طرف
اک مسرت، اک خوشی ہر مرتبہ ہمراہ تھی
واپسی طیبہ سے لیکن جب ہوئی، یہ حال تھا
جسم لرزیدہ، قدم لغزیدہ، آنکھوں میں نمی

واپس آتا ہوں مدینے سے تو رنج و غرمی
ساتھ دیتے ہیں، دوبارہ جب تلک جاتا نہیں
رنج دوری کا، خوشی یادوں کی، دونوں ہیں رفیق
انتظارِ حاضری میں اور کچھ بھاتا نہیں

شہرِ سرکار (ﷺ) سے آتا ہوں میں جب بھی واپس
ساتھ لاتا ہوں تیقن کہ میں پھر جاؤں گا
یہ یقین میرا سہارا جو نہ ہوتا ہر بار
ہجرِ طیبہ نے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا



درودِ وسلام

ہو نہیں سکتا اثر ابلیس کا
کیا بگاڑے گا مرا چرخِ کبود
اوٹ سے حرفوں کی کرتا ہوں سلام
یاد کی پوروں پہ پڑھتا ہوں درود

جو وظیفہ کبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے
فرض ہم پر بھی جسے اللہ نے فرما دیا
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا

آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصول
اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمت کرے
قربتِ سرکار (ﷺ) جنت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درودِ پاک کی کثرت کرے

بھیجے آقا (ﷺ) پر اگر اک مرتبہ کوئی درود
رحمتیں دس دس اُس پہ نازل کبریا فرمائے گا
دس گناہوں کی معافی بھی اُسے مل جائے گی
اور دس درجے بلندی پر ترقی پائے گا

خالق کونین کو شکوہ نہیں سرکار (ﷺ) سے
پھر رگہ اُن سے نہیں ہے قدسیانِ عرش کو
رازِ تلقین درودِ پاک یوں افشا کروں
ہے درود اُس کے لیے جس سے کوئی شکوہ نہ ہو

ساکنانِ عالمِ سفلی بھی پڑھتے ہیں درود
اس وظیفے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی
فرش سے تا عرش اک اک گوشِ سنتا ہے اسے
ہے محیط ہر دو عالم گونج ان الفاظ کی

مومنوں کے واسطے جاری ہوا حکم درود
پہلے اک اعلان لیکن لازمی سمجھا گیا
خالق اور اس کے فرشتے بھی ہیں مصروفِ عمل
امتی اس راستے پر کب کوئی تنہا گیا

جو درود پاک بھیجے گا نبی (ﷺ) پر صبح و شام
اُس کے سارے کام اپنے زَمے لے لے گا خدا
میرے آقا (ﷺ) نے کہا، مل جائے گی اُس شخص کو
روزِ محشر سلیۃ عرشِ الہی میں جگہ

خود کیا اللہ نے، اور حکم ہم کو دے دیا
میں بھی پڑھتا ہوں درود اُن (ﷺ) پر پڑھو تم لوگ بھی
جو عمل پیرا ہوا اللہ کے اس حکم پر
اُس کو حاصل ہوں گی اسنادِ کمالِ بندگی

بھیجتا ہے رب نبی کہ کر پیغمبر (ﷺ) پر درود
اور نبی سرکار (ﷺ) تھے اُس وقت جب آدم نہ تھے
معنی اس کا یہ ہوا، روزِ ازل سے تا ابد
رب کے یہ تحفے نبی (ﷺ) کے واسطے جاری رہے

رب نے آدم کو فرشتوں سے کرایا تھا سجود
اور پڑھوایا رسولِ پاک (ﷺ) پر اُن سے درود
سجدہ تو اک بار تھا، عالِ ملائک تھے فقط
ہے درود اک تو مسلسل، ساتھ شامل ہے درود

رب نے الْأَحْزَاب میں جو کچھ کہا، مطلب یہ ہے تم سے بڑھ کر ہیں تمہاری جان کے مالک نبی (ﷺ) ہیں حکم اور اختتام اُن پر نبوت کا ہوا میں بھی پڑھتا ہوں، درود اُن پر پڑھیں سب امتی

جب وظیفہ یہ خُدا کا بھی، فرشتوں کا بھی ہے اس سے بڑھ کر اور ہو کیا عزت و جاہ صلوٰۃ قُرب آقا (ﷺ) اُس کو جنت میں ملے گا بے گماں مستقل انداز میں لی جس نے بھی راہ صلوٰۃ

بخشش اُمت ہی مقصود درود پاک ہے صاحب لطف و کرم ہیں صاحب جاہ صلوٰۃ (ﷺ) میرے آقا (ﷺ) پر تو خود خالق ہے مصروف درود جو ہے آگاہ مقام رب ہے آگاہ صلوٰۃ

میں بھی پڑھتا ہوں، کہاں خالق نے، مومن بھی پڑھیں ہم کہیں پھر بھی، درود اُن (ﷺ) پر خدایا بھیج تو کیا کریں گے، گر کہا اُس نے، کہ کہتے ہو مجھے تم بھی تو مصروف ہو اس میں، بدھاؤ آبرو

ہے صلوٰۃ اللہ اور اُس کے فرشتوں کا عمل میرے آقا (ﷺ) کے بھی اصحاب کا یہ تھا شعار یہ وظیفہ انبیاء و اولیاء کا بھی ہوا ایسا پاکیزہ عمل پھر کیوں نہ ہو میرا شعار

غور جو کیجے تو یہ درود درود پاک ہے سنت رب و ملائک، اولیاء کا اتباع اس سے بڑھ کر کچھ پسند خاطر خالق نہیں اور سب دنیا کی باتیں وقت کا گویا ضیاع

ہوئی ہے شوق فراواں میں بارہا اپنی خیال سرور عالم (ﷺ) سے گفتگو پہروں درود جب بھی پڑھا اپنے گھر میں ہم نے رشید دل و نظر کا بنے جزو رنگ و بو پہروں

برگزیدہ ہستیوں پر رب نے بھیجا ہے سلام اُن کو یہ اعزاز بس اک مرتبہ بخشا گیا میرے آقا (ﷺ) پر درود پاک کا ہے التزام اور خالق اس میں ہے مشغول تا روز جزا

جب کریں درودِ پاک تو ہم سوچ لیں
سَلِّمُوا کے ساتھ تَسْلِیْمًا کا ہے خاص اہتمام
مُصْطَفٰی (ﷺ) کی عظمت و تکریم و احکامات کو
ہم کریں تسلیم صدقِ دل سے تو ہوگا سلام

پیش کرتے ہیں سلام ان (ﷺ) پر تشدد میں جو لوگ
وہ ہیں اس لائق کہ اپنے آپ پر بھیجیں سلام
الْعِبَادُ الصَّالِحِينَ اور لوگ دائیں بائیں کے
ہے بجا پھر ہو سلام اُن پر بھی اور بِالْاِتِّزَامِ

دل ہی دل میں طیبہ تک جا پہنچتا ہوں پل میں
اُن (ﷺ) کا نام لے لے کر جھوم جھوم جاتا ہوں
جب سلام پڑھتا ہوں درمیاں تشدد کے
پیش حضرت داور جھوم جھوم جاتا ہوں

رازِ خوش فکر نے ارشاد فرمایا ہے یوں
مت ہو مُسْتَغْفِرٌ تو بھیج آقا و مولا (ﷺ) پر صلوٰۃ
پھر جو فرمائیں گے استغفار وہ (ﷺ) تیرے لیے
رد وہ ہو سکتا نہیں سو بات کی ہے ایک بات

حدت سے بھن رہے تھے جو وہ اور لوگ تھے
ظاہر تھا فرق حشر کو اصل اور کھوٹ میں
ہونٹوں پہ تھی درود کی تسبیح اور ہم
ستا رہے تھے سایہ رحمت کی اوٹ میں

ہیں تو مصروف انتظامات قیامت میں ملک
پر وہ غافل رہ نہیں سکتے درودِ پاک سے
ہمنواؤں سے رعایت تو کریں گے کچھ نہ کچھ
اُن کو بھی ہم کو بھی اُلفت ہے شہِ لولاک (ﷺ) سے

”نام میرا سن کے جو پڑھتا نہیں مجھ پر درود“
میرے آقا (ﷺ) نے کہا ”بدبخت ہے وہ آدمی“
جو ہوا مشغول تقلیدِ خدائے پاک میں
ہر سفر پر مستعد خوش رخت ہے وہ آدمی

جو نبی (ﷺ) کا نام سن کر بھی نہ پڑھتا ہو درود
وہ ذلیل و خوار ہے، ظالم ہے اور بدبخت ہے
کہتے ہیں آقا (ﷺ) ”مرا اُس سے تعلق کچھ نہیں
جو چھٹا اُن (ﷺ) سے چھٹا خالق سے“ یہ کلیہ ہے طے

سرورِ کونین (ﷺ) کا ارشاد یہ مشہور ہے
بھولنا مت، نام سننا جب مرا پڑھنا درود
بھول ہے یہ مختلف دنیا کی ہر اک بھول سے
راستہ جنت کا وہ بھولے گا جو بھولا درود

ترمذی میں اور نسائی میں ابوداؤد میں
اک حدیث پاک کہ مشہور ہے، منقول بھی
مانگنے والا جو مانگے گا وہ پائے گا اگر
ہو وہ دورانِ دعا صلوات میں مشغول بھی

کوئی ہو بیمار کیسے ہی مرض کا ہو شکار
یا معاشی طور پر نادار ہو بدحال ہو
وہ اگر درودِ پاک کر لے اختیار
ہر مصیبت ہر پریشانی کا استیصال ہو

مشکلوں کا وقت ہو یا ہو مصائب کی گھری
فکر کی کیا بات جب ہو ساتھ لطفِ کردگار
پڑھے تعدادِ اک معین کر کے روزانہ درود
انگلیوں پر گن کے یا تبیج پر کر کے شمار

چند مومن جمع ہو ہوں مجلسیں برپا کریں
دنیوی مقصد ہی ہو پیش نظر چاہے کوئی
کم سے کم اک مرتبہ پڑھ لیں درودِ پاک وہ
ورنہ ہو سکتے ہیں وہ حضار سارے دوزخی

قبر میں پہنچے گا جب عالِ درودِ پاک کا
روشنی پائے گا انوارِ رسولِ پاک (ﷺ) سے
گھیر لے گی اُس کو جنت کی فضائے مشکبار
یوں مشرف ہوگا دیدارِ رسولِ پاک (ﷺ) سے

دارمی میں اور نسائی میں لکھی ہے یہ حدیث
کچھ ملائک پھرتے رہتے ہیں زمیں پر جا بجا
جب وہ پاتے ہیں کہ پڑھتا ہے کوئی مومن درود
یہ خبر لے کر درِ آقا (ﷺ) پہ ہوتے ہیں رسا

نقل ہے عمادِ یاسر اور انس سے یہ حدیث
اک فرشتہ ہے مقرر جو درِ سرکار (ﷺ) پر
عرض کرتا ہے کہ آقا (ﷺ) اب فلاں ابنِ فلاں
نذر کرتا ہے درودِ پاک کے لعل و گہر

اُسُوۃُ سِرْکَارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیروی سرکارِ والا (ﷺ) کی نہ کرتے شعار
طالبانِ حق حقیقت کو نہ پا سکتے کبھی
کامرانی نقش پائے مصطفیٰ (ﷺ) کا فیض ہے
کامیابی اُسُوۃُ سرکار (ﷺ) کے باعث ملی

ہم کو آقا (ﷺ) نے دیا کچھ ایسا اُسْلُوۃِ حیات
رازِ مضر جس میں ہے انسان کی بہبود کا
کامیابی دین و دنیا میں کوئی چاہے اگر
ہو مقلدِ دل سے وہ پیغمبرِ معبود (ﷺ) کا

اس میں صفاتِ ذات کی واضح جھلک ملے
دیکھے جو کوئی اُسُوۃُ کامل کا آئینہ
لیکن یہ شرط ہے، سُنئے گوشِ نبیوش سے
صیقل کرے خُود آپ کوئی دل کا آئینہ

ہم سمجھوں کو پیار ہے بے انتہا سرکار (ﷺ) سے
اور دلوں میں بھی ارادت کا ہے اک گہرا اثر
کاش پہنچ ہو یہ اُلفت، یہ ارادت، اے خُدا
اُسُوۃُ سرکار (ﷺ) کی تقلید کے احساس پر

جب عمل اپنا نہیں سرکار (ﷺ) کے احکام پر
مانتے ہیں اُن کو اپنے پاس ہم موجود کیوں
ہے اگر دعویٰ ہمیں عشقِ رسولِ اللہ (ﷺ) کا
اپنے چہرے معصیت سے ہیں غبارِ آلود کیوں

عدوئے جہل جو رہے، اُن کے واسطے بھی رشید
مرے حضور (ﷺ) نے بابِ کرم کُشاہد رکھا
بڑا ہے وہ، جو چلا اس روش پہ آقا (ﷺ) کی
وہ کامیاب ہے جس نے یہی ارادہ رکھا

شک کی گنجائش نہ اب ہے، اور نہ تھی اس میں کبھی
خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے طے
سارے کاموں کے لیے دیکھیں گے ہم سرکار (ﷺ) کو
اُن کا اُسُوۃُ ہی جہاں میں لائقِ تقلید ہے



سیرتِ سیدِ ابرار

ذہنِ انساں اور تہذیب و تمدن میں کبھی انقلاب آ ہی نہ سکتا تھا بغیر مصطفیٰ (ﷺ) ان (ﷺ) کی تعلیمات و ارشادات ہی کا فیض ہے ارتقا انسانیت کا یہ جو دنیا میں ہوا

وہ تو قسمت تھی کہ بعثت ہو گئی سرکار (ﷺ) کی ورنہ باندھے بیٹھی تھی انسانیت رختِ سفر بحرِ زخارِ ضلالت سے نکلتے کس طرح دھگری آپ (ﷺ) کی سیرت نہ فرمائی اگر

خلق جن سے بڑھ کے دنیا میں کسی کا بھی نہیں مسندِ احمد میں ہے، وہ بھی یہ کرتے تھے دُعا جس طرح تخلیق فرمائی گئی احسن مری اس طرح اخلاق بھی احسن عطا کرے اے خدا!

دُکھ بہت کُفارِ مکہ نے دیے سرکار (ﷺ) کو بددُعا کا پھر بھی اس جانب سے اندیشہ نہ تھا رحمتِ للعالمین (ﷺ) تھے محسنِ انسانیت اہلِ قَوْمِی میرے آقا (ﷺ) کی رہی دائم دُعا

اک روایت کی ہے جُنْدُب بن جُنَادہ نے رشید یہ کہا آقا (ﷺ) نے، ہو جائے جو سونے کا اُحد تین راتیں بھی نہ گزری ہوں تو میں سب باتِ دوں اور اس سب کچھ سے اک دینار بھی رکھوں نہ خود

بھوکے رہتے آپ (ﷺ) یا کھا لیتے اک آدمی کھجور اپنا سب کچھ روزِ مسکینوں میں دیتے تھے لُٹا ہفتوں چوٹھا ہی نہ جلتا تھا مرے آقا (ﷺ) کے گھر یہ مرے سرکار (ﷺ) کا خود اختیاری فقر تھا

ان (ﷺ) کی خدمت میں گزارے تھے اُس نے سات سال وہ یہ کہتے ہیں کہ اس دوران میں اک بار بھی یہ نہ فرمایا نبی (ﷺ) نے، کیوں کیا تم نے یہ کام یا فلاں تو کام کر لیتے کہ وہ تھا لازمی

سُنّتِ رسولِ اناں

سُنّتیں سرکارِ والا (ﷺ) کی ہیں ساری محترم
عالمانِ دین کو لیکن ایک سُنّت یاد ہے
میں یہ کہتا ہوں کہ مشکل سُنّتیں جو چھوڑ دے
اُس کی دنیا رائیگاں ہے، عاقبت برباد ہے

کیا نہ تھے آقا (ﷺ) سہارا ناتوانوں کے لیے؟
کام اپنے ہاتھ سے اُن کے، کیا کرتے نہ تھے؟
کیا اٹھاتے تھے نہ کاندھوں پر وہ ناداروں کا بوجھ
یہ عمل جن کا نہیں، وہ تارکِ سُنّت ہوئے!

مسجدِ سرکار (ﷺ) میں کافر کرے بول و براز
صاف کرنے میں تامل کچھ نہ ہو سرکار (ﷺ) کو
کچھ سزا اُس کو نہ دیں آپ (ﷺ) اور نہ کچھ شکوہ کریں
یہ ہے سُنّت دوستو! اپناؤ اس کردار کو

بخششوں کے آپ (ﷺ) داعی، فقر شیوہ آپ کا
اپنا دے دیتے تھے سب کچھ وہ خدا کی راہ میں
اپنے دل کو اور شکم کو تم ٹٹولو، دوستو!
فصل کتنا تم میں ہے اور مصطفیٰ (ﷺ) کی راہ میں

ہفتوں کھاتے تھے نہ کچھ آقا (ﷺ) کھجوروں کے سوا
یہ بھی ہے سُنّت نبی (ﷺ) کی واعظو، اے مفتیو!
ایک ہی سُنّت کی کرتے ہو مگر تبلیغ تم
زندگی میں چار دن ایسا بھی کر کے دیکھ لو

غزوہ خندق سے ملتا ہے مشقت کا سبق
باندھے پتھر پیٹ پر سرکار (ﷺ) نے، بھوکے رہے
یہ بھی تو سُنّت ہے آقا (ﷺ) کی قیہو، عالمو!
پیٹ اس حد میں رہے جس پر کہ پتھر بندھ سکے

مسجدِ تقویٰ بنی یا مسجدِ طیبہ بنی
مٹی گارا آپ سرکارِ جہاں (ﷺ) ڈھوتے رہے
مولوی ایسا بھی دیکھا ہے کسی نے آج تک
جس کو یہ سُنّت مرے سرکار (ﷺ) کی اچھی لگے

اپنوں بیگانوں میں تھا جود و سخا کا غفلہ
تھی مسلم ہر طرف سرکار (ﷺ) کی داد و دہش
تم کہاں کے عالِ سنت ہو، سوچا بھی کبھی!
تم تو خود سائل بنے ہو، ہو سخا سے دستکش

اپنی جیبوں کو کھلا رکھتے ہو ہدیوں کے لیے
کون سی سنت ہے جس پر تم عمل کرتے ہو یوں
ہدیہ گر لیتے تو اس سے بڑھ کے دیتے تھی نبی (ﷺ)
پھر بھی تم سنت کے داعی ہو تو میں حیران ہوں

اک بڑا رومال کاندھوں پر، عصا ہاتھوں میں ہے
تم، عمامہ پوش ہو، مسواک منہ میں لائے ہو
تارکِ سنت کو منبر پر ابھی کوسو گے تم
کیا کبھی آقا (ﷺ) نے بھی شلوار پہنی تھی؟ بتاؤ!

مولوی ڈاڑھی کی سنت کا تو کرتا ہے خیال
اس سے پوچھو، یہ کلاشکوف بھی سنت ہے کیا
جان کس دن میرے آقا (ﷺ) کو عزیز اتنی ہوئی
کب حفاظت کے لیے سرکار (ﷺ) نے ایسا کیا؟



تعلیماتِ حضور ﷺ

اک شرفِ انسانیت کا ہے تو بس وہ علم ہے
علم اور اک حقیقت ہی کا ہے اسمِ جلی
مہد سے تم کو لحد تک جستجو ہو علم کی
صاحبِ ایمان لوگوں کو ہے ارشادِ نبی (ﷺ)

یہ عرفیہ سے روایت ہے، مرے سرکار (ﷺ) نے
اتحاد و ارتباطِ قوم کی تعلیم دی
تفرقہ ڈالے جو تم میں، جو ہو وجہ انتشار
اُس کی گردن کو اڑا دو، چاہے جتنا ہو قوی

امتِ آقا (ﷺ) کا ہے مفلس ترین انسان، جو
حشر میں لایا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ
لیکن اُس نے مال کھایا، خوں بہایا تھا کوئی
یہ کہا سرکار (ﷺ) نے، اُس کی نہیں ہو گی نجات

ہے بیاں مُسلم میں سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی حدیث
دوستو! محمود کے دل کو جو بھائی ہے بہت
”سمجھے وہ اپنے کسی مُسلم برادر کو حقیر
ایک انسان کے لیے اتنی بُرائی ہے بہت“

رحم جو کرتا ہے مخلوقِ خدا کے حال پر
رحم فرماتا ہے اُس بندے پہ خلاقِ جہاں
ہے یہ ارشادِ نبی (ﷺ) جو رحم خود کرتا نہ ہو
رحم اس بد بخت پر خالق بھی کرتا ہے کہاں

اک روایت کی ہے یوں نوّاس بن سَمعان نے
میرے آقا (ﷺ) نے کہا، نیکی تو حُسنِ خلق ہے
معصیت وہ ہے کہ لوگوں سے تجھے آئے حجاب
جس سے پیدا ہو ترے اندر غش سی پئے بہ پئے

کون طاقتور ہے، فرمایا مرے سرکار (ﷺ) نے
وہ نہیں ہے جو کسی انسان کو کشتی میں گرائے
وہ ہے زور آور، اُسی کو لوگ طاقتور کہیں
حالتِ غیظ و غضب میں نفس پر قابو جو پائے

یوں روایت کی ہے عبداللہ ابن عمروؓ نے
میرے آقا (ﷺ) نے کہا، وہ ہے منافق آدمی
جھوٹ بولے، پاسداریِ عہد کی کرتا نہ ہو
ہو امانت میں خیانت جس کا رازِ زندگی

میرے آقا (ﷺ) نے کہا، مومن حقیقت میں وہ ہے
بتلائے رنجِ مومن ہو تو وہ اُس کو بچائے
ایسا کرنے سے وہ گویا کر رہا ہے اہتمام
حکمِ خالق اُس کو ہر دکھ سے رہائی کا سنائے

اس لیے برباد پہلی اُمّیں ہوتی رہیں
ہے بخاری میں کہ اُن میں عدل کا فقدان تھا
صاحبِ ثروت سے تو پُرش نہ ہوتی تھی کوئی
اور غریبوں کے لیے قانون کا زندان تھا

حکمِ حاکمِ مان لو، چاہے وہ ہو حبشی غلام
جس کا سر انگور کے مانند چھوٹا سا بھی ہو
لیکن آقا (ﷺ) نے کہا، جو معصیت کا حکم دے
تم کبھی اس باب میں اُس کی اطاعت مت کرو

مسند احمد میں یہ فرمان سرور (ﷺ) نقل ہے
خالق و مالک کے محبوب مکرم (ﷺ) نے کہا
پنچیں اپنی انتہا کو خوبیاں اخلاق کی
اس لیے مجھ کو یہاں مبعوث فرمایا گیا

نقل ہے یہ ترمذی میں اور ابوداؤد میں
خلق میزان عمل کی سب سے بھاری چیز ہے
خلق خلاق جہاں کے ساتھ خوش خلقی کرو
ایسا ارشاد مبارک بقیہ میں نیز ہے

ترمذی، مسلم، بخاری اور ابوداؤد میں
ماں کی خدمت کے حوالے سے یہی مذکور ہے
جو سلوک اچھا ہے، پہلی مستحق اُس کی ہے ماں
جانتے ہیں سب، یہ ارشاد نبی (ﷺ) مشہور ہے

عمرو ابن العاصؓ کے بیٹے نے پائی یہ حدیث
چاہیے اولاد کو، چاہے رضا وہ باپ کی
یہ رضا جوئی رضا مندی خالق ہی تو ہے
ترمذی میں نقل فرمائی گئی بات آپ (ﷺ) کی

ابن ماجہ میں ہے، یہ سرکار (ﷺ) سے پوچھا گیا
کتنا حق اولاد پر ماں باپ کا ہے یا نبی (ﷺ) !
”وہ تمہارے واسطے جنت بھی ہیں، دوزخ بھی ہیں“
محمدا اللہ کے محبوب (ﷺ) نے یہ بات کی

ذلت و خواری مقدر ہو گئی اُس شخص کا
پایا جس بندے نے اپنے بوڑھے ماں اور باپ کو
جب بھی خدمت کی نہ اُن کی، تو کہا سرکار (ﷺ) نے
لازمًا اُس کو سزا نارِ جہنم کی تو ہو

ہم کو آقا (ﷺ) نے معیشت کے بتائے وہ اصول
ہوں عمل پیرا جو اُن پر، ہم کو حاصل ہو ثمر
اکتاز و احتکار زر کبھی ممکن نہ ہو
ہم رکھیں پیش نظر تعلیم آقا (ﷺ) کو اگر

میرے آقا (ﷺ) نے بتائی ہیں کمائی کی حدود
خرچ کرنے میں بھی کی ہے رہنمائی آپ (ﷺ) نے
سب سے بہتر خرچ کرنا ہے خدا کی راہ میں
راہ یہ اپنے عمل سے خود دکھائی آپ (ﷺ) نے



بعض واقعاتِ سیرت

ایک ماں بیمار بیٹے کو جو لائی اُن (ﷺ) کے پاس اک کھلے برتن میں پانی میرے آقا (ﷺ) نے لیا اُس میں کلی کر کے پانی دے دیا خاتون کو وہ رہا بچے نے اور اچھا ہوا، اچھا رہا

ایک شخص آیا مرے سرکار (ﷺ) کے دربار میں بکریوں کے ایک ریوڑ کا کیا اُس نے سوال جانور جتنے تھے اک گھائی میں، اُس کو دے دیے مرحبا حُسنِ سخاوت، خُدا جود و نوال!

اک صحابی تھے دیتے تھے مرے سرکار (ﷺ) کو تھے غریب اور تھے سارے لے کے آتے تھے اُوہار بعد میں دُکان والے کو بھی لے آتے تھے وہ اور اُوہار اُن کا مرے سرکار (ﷺ) دیتے تھے اُتار

بدر میں حضرت عکاشہؓ سے جو ٹوٹی اُن کی سیف اُن کو اک ٹہنی عطا کر دی مرے سرکار (ﷺ) نے ہاتھ میں آئی عکاشہؓ کے، تو وہ تلوار تھی پھر اُسی سے مار کھائی عمر بھر کفار نے

سر سے پاؤں تک زہرہ میں تھا عبیدہ بن سعید آنکھ میں اُس کی، ترازو ایک نیزہ ہو گیا نیزہ یہ عوام کے بیٹے نے مارا تھا اُسے جو بطور یادگار آقا (ﷺ) نے اُن سے لے لیا

مُشک نے صفراء کو عرصے تک رکھا آغوش میں جس جگہ پر بھی عبیدہ ابنِ حارثؓ کی لحد بدر میں پاؤں کٹا اور بعد میں پائی وفات میرے آقا (ﷺ) نے کہا اُن کو شہید مُستند

بے نیام آقا (ﷺ) نے کی تلوار اُحد کی جنگ میں اور کہا، وہ کون ہے، حق جو کرے اس کا ادا چرہ کفار پر ایسی لگے، ٹیڑھی ہو یہ بُو دُجانہ نے یہ لی، پھر حق ادا اُس کا کیا

طلحہ تنہا تھے حفاظت کے لیے سرکار (ﷺ) کی کہتے ہیں صدیق (محبوب حبیب کبریا (ﷺ)) یہ کہا سرکار (ﷺ) نے طلحہ کے بارے میں مجھے اس نے اپنے آپ پر جنت کو واجب کر لیا

انگلیاں ان کی ہوئیں شل، آئے اُتالیس زخم یہ احد میں طلحہ تھے، بیٹے عبید اللہ کے چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انسان شہید ترمذی میں ہے، کہا آقا (ﷺ) نے، ان کو دیکھ لے

میرے آقا (ﷺ) کی حفاظت کو زیاد ابن سکن بعد مصعب یوں احد کی جنگ میں آگے بڑھے کافروں کا حلقہ توڑا، ہو گئے زخموں سے چور سر رکھا آقا (ﷺ) کے قدموں پر، خدا سے جا ملے

بیٹیاں حضرت ابوسفیان بن حارث کی تھیں بوالنبات ان کی تھی کنیت ان سے الفت کے سبب گھر چلے جاتے تھے میدان احد سے بار بار لڑتے لڑتے جان دی، تنہا ہوئے سرکار (ﷺ) جب

دانت آقا (ﷺ) کا ہوا جنگ احد میں جب شہید خود جو تھا، کھب گیا وہ بھی رسول پاک (ﷺ) کے بوعبیدہ نے نکالی میخ دانتوں سے جو نہی سامنے کے دانت دو ان کے بھی قریب ہو گئے

جو مسلمان دوڑ اُٹھے تھے احد کی جنگ سے ان کو ام ایمن آگے سے ملیں آتی ہوئی یوں لگیں کہنے انھیں لکار کر، اے بزدلوا! نکلے لے لو، اور تلواریں ہمیں دے دو ابھی

فاطمہ حمزہ کی بیٹی، ڈھونڈتی تھیں باپ کو جب احد کے بعد آقا (ﷺ) شہر میں داخل ہوئے فاطمہ نے باپ کے بارے میں پوچھا آپ (ﷺ) سے ”میں ہوں تیرا باپ“ یہ فرما دیا سرکار (ﷺ) نے

ہاتھ رکھ کر ان کی آنکھوں پر، کہا سرکار (ﷺ) نے کون ہے وہ، جو خریدے، آج بکتا ہے غلام اس پہ بولے، میں ہوں کم قیمت، تو آقا (ﷺ) نے کہا قیمتی ہے بارگاہ حق میں زاہر بن حرام

بادشاہوں کو ہرے سرکار (ﷺ) نے لکھے خطوط
تاکہ ظاہر اُن پہ ہو حقانیت اسلام کی
پھاڑ ڈالا شاہِ ایراں نے جو مکتوب حضور (ﷺ)
سلطنت اُس کی بہ سرعت پارہ پارہ ہو گئی

حارث بن عمرو کے لوگوں کو مکتوبِ رسول (ﷺ)
جب ملا تو جرم اُن سے ہو گیا تضحیک کا
سب فرمائی خدا نے عقل اُن کی اس طرح
فرد مغبوط الحواس اُن میں ہر اک اب تک ہوا

دوسروں سے بات کرتا ہے پس پردہ خدا
یہ کہا آقا (ﷺ) نے، ابنِ عمرو سے کی رو برو
پیش رب ہو کر بھی جو یہ التجا کرتے رہے
بھیج دنیا میں، بہاؤں پھر تری رہ میں لہو

آخری جج، اوٹ پر سرکار (ﷺ) کوڑا ہاتھ میں
لگ گیا وہ اک صحابی کو، جو لپٹے پاؤں سے
یہ ہے کوڑا، آقا (ﷺ) بولے، اس سے بدلہ مجھ سے لو
لے کے کوڑا ہاتھ میں، وہ پاؤں کو چوما کیے



ترتیبِ سرکارِ رسولِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہم صلی اللہ علیہ وسلم

جن سے راضی ہو گیا خالق، وہ راضی اُس سے ہیں
اُن کی خاک پا سے کم تر ہیں سب انسانوں کے سر
مل گئیں یہ عزتیں، یہ رفعتیں، یہ عظمتیں
ایک بار ایمان کی آنکھوں سے اُن (ﷺ) کو دیکھ کر

جب کیا جبار نے ابنِ فہرہ کو شہید
آخری الفاظ اُن کے تھے کہ پالی ہے مراد
جانبِ افلاک نعش اُن کی روانہ پھر ہوئی
یوں ہوئی گویا پذیرائی حسنِ اعتقاد

اک صحابی ہی کا نام آیا فقط قرآن میں
زید ابن حارثہ کا یہ شخص ہو گیا
اک شہید ایسا ہے جس کی نعش غائب ہو گئی
صرف عامر بن فہرہ ہی کو یہ تمغا ملا

قطعات

عمرؓ سولہ سال، خواہش جنگ کی، حضرت عمرؓ پہلے تو آقا (ﷺ) نے واپس بھیجنا چاہا انھیں پھر اجازت دی تو وہ بے انتہا خوش ہو گئے اور آخر مل گیا رتبہ شہادت کا انھیں

میرے آقا (ﷺ) کی کفالت میں رہے حضرت حسینؓ اور رہے حضرت علیؓ بھی ان کی زیر تربیت شہر علم آقا (ﷺ) تھے، باب اس کا ہوئے زوج بول اور ہوا شبیر کو ذوق شہادت مرحمت

روز کرتے تھے دعائیں دل سے ابنِ مخرمہ جوڑ جوڑ ان کا ہو زخمی وہ کریں ایسے جہاد بارہ ہجری میں، یمامہ میں شہادت یوں ہوئی جوڑ سب زخمی تھے۔ ابنِ مخرمہ پابندہ بادا

آقا (ﷺ) مہ ہدی ہیں تو تارے بڑے بڑے بوکر یا عمرؓ ہیں، یا عثمانؓ یا علیؓ اول نبی (ﷺ) کا نعرہ ہو، پھر ”حق چہاریار“ بعد اس کے کہ دیں سارے مسلمان ”یا علیؓ“



ماہنامہ ”نعت“ لاہور

جنوری ۱۹۸۸ء سے باقاعدہ اشاعت

ہر شمارہ ۱۱۲ صفحات

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

دیدہ زیب کتابت اور کمپوزنگ

معیاری طباعت

نامور ادیب، معروف نعت گو شاعر اور ممتاز محقق راجا رشید محمود کی

ادارت

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر گر انقدر تالیف

آئندہ کے لئے

سال میں تین خصوصی اشاعتیں (چار چار سو صفحات سے زائد)

قیمت فی شمارہ پندرہ روپے۔ زر سالانہ دو سو روپے

قیمت اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

راجا اختر محمود

انکمر منزل۔ مسجد شریعت نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ بنگلہ روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

فون: ۷۶۳۶۸۳